الحمد للہ کہ مقالۂ ہدایت رسالہ

آئینۂ کمالات مرزا

جس مین

مرزا غلام احمد صاحب کے الہامات اور پیشین گوئیون کا جھوٹا ہونا اور
انبیا کی عظمت اُن کے قلب مین نہ ہونا، اور اُن کے کلام مین مخالفت
ہونا ثابت کیا گیا ہے، اور اُن کے مرنے کے بعد عالم برزخ کی حالت
کی متعدد شہادتین دکھائی گئی ہین،

اہتمام سے

منشی سراج الدین احمد رحمانی کے

مطبع رحمانیہ مونگیر مین چھپا

بار اول ۱۰۰۰

قیمت ۸ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ اللہ العلی العظیم ونصلی علی رسولہ الکریم

یہ خاکسار دردمندان اسلام سے عرض کرتا ہے کہ اس وقت میں مذہب الٰہی اسلام پر ہر طرف سے یورشیں ہو رہی ہیں، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور انکے پیرو دن بدن بظاہر دین اسلام کو مان کر بہت کچھ بیخ کنی کی اور کر رہے ہیں، اور بہت عوام ناواقف اور بعض تعلیم یافتہ حضرات اُن کے فریب میں آگئے، اور بعض اُنھیں کلمہ گو خیال کر کے اُن سے جھگڑا کرنا فضول سمجھتے ہیں، مگر یہ ناواقفی کا سبب ہے، اگر یہ حضرات مرزا صاحب کی واقعی حالت کو معلوم کرتے تو ہرگز ایسا نہ فرماتے، مرزا صاحب کو دین اسلام سے یا کسی دین سے کوئی واسطہ نہیں ہے، اپنے آپ کو مسلمان کہنا، اسلام کا اقرار کرنا صرف اس غرض سے ہے کہ مسلمانوں کے سوا کسی مذہب کے لوگوں نے انھیں نہیں مانا وہ تو علانیہ ایسی باتیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مخالفین اسلام ہمارے مذہب پر اعتراض نہ کریں، اس کی تشریح پہلے فیصلہ آسمانی کے تینوں حصوں میں کی گئی ہے دوسری شہادت آسمانی سے بھی ظاہر ہوتا ہے، ابھی ایک رسالہ

حقیقت رسائل اعجازیہ مرزائیہ چھپا ہے اُس میں صاف طور سے مرزا صاحب کی اس حالت کو دکھایا ہے، اس تہ تک پہونچنے کے لئے تو زیادہ نظر اور غور کی ضرورت ہے ہمیں تو یہ تعجب ہے کہ فیصلہ آسمانی حصہ اول و دوم کو مشتہر ہوئے چھ برس ہوئے اُس میں کس کس طرح سے مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا دکھایا ہے اور نہایت دعوے سے کہا ہے کہ اس کا کوئی مرزائی جواب نہیں دے سکتا، اور بفحوائے اَلْحَقُّ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی غلبہ حقانیت کا ایسا ظہور ہوا کہ تمام دنیا کے مرزائی جواب سے عاجز ہیں، مگر ارشاد خداوندی خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ کی صداقت بخوبی ثابت ہو رہی ہے

لہ حق ہمیشہ غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا ۱۲ لہ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی ہے ۱۲

کہ بعض ذی علم بھی اس علانیہ گمراہی سے علیحدہ نہیں ہوتے، خیال کیا جائے کہ فیصلہ
کے پہلے حصہ میں اُن کے اُس الہام کا جھوٹا ہونا قطعی اور یقینی طور سے ثابت کیا گیا
جس کے سچے ہونے پر مرزا صاحب کو ایسا ہی ایمان تھا جیسے خدا کی توحید اور حضرت
سرور انبیا کی رسالت پر اور پھر لطف یہ کہ اُس کے کاذب ہونے پر جس قدر دلائل
مرزا صاحب نے اور اُن کے پیروؤں نے پیش کئے تھے اُن سب کا نہایت معقول اور
مدلل جواب دیا گیا، اب صداقت ثابت کرنے سے عاجز ہیں، مگر اس علانیہ جھوٹ
کو چھوڑتے نہیں، یہ بھی دیکھا یا گیا کہ صرف ایک الہام ہی جھوٹا نہیں ہوا، بلکہ اُسکی
وجہ سے ۲۲ خبریں مرزا صاحب کی جھوٹی ہوئیں (صہ ۳۹ فیصلہ ج ۱) اور مرزا صاحب
اپنے اقرار سے ذلیل و رو سیاہ ہوئے (صہ ۴۴ ایضاً) مگر مہر بدہان ہیں کہ جواب
نہیں دیتے، آسمانی شہادت کا نعرہ مچایا تھا، اور اکثر رسالوں میں اُس کا ذکر کیا، اور
مرید مولوی فخریہ کہتے پھرتے تھے کہ اب تو چاند گہن اور سورج گہن ہو گیا، اب
مرزا صاحب کی صداقت میں کیا شبہہ رہا، جب رسالہ شہادت آسمانی لکھ کر
مرزا صاحب کے کذب کا معائنہ کرا دیا گیا اور یہ معائنہ ایک طریقہ سے نہیں بلکہ
متعدد طریقے سے (۱) پانچ طریقوں سے اُس روایت کو غیر معتبر ثابت کیا جس کی
بنیاد پر مرزا صاحب نے اپنی آسمانی شہادت ثابت کرنا چاہی تھی، (۲) اگلے بزرگوں کی
چھ رسالے پیش کئے جن میں امام مہدی کے علامات میں حدیثیں لکھی ہیں، اُن میں سے کوئی
علامت مرزا صاحب میں نہیں پائی گئی، بلکہ اُن کے برعکس پایا گیا، (۳) حدیث کا مطلب
بالکل غلط بیان کیا، (۴) حدیثیں علانیہ تحریف کی اور اپنی طرف سے اُس میں قیدیں
بڑھائیں، (۵) اُن کی سب باتوں کو مان کر بھی انھیں جھوٹا ثابت کیا مگر مرزائیوں کی
عقل و فہم پر ایسا پردہ پڑا ہے کہ صداقت کا آفتاب اُنھیں نہیں سوجھتا افسوس، اب
راقم الحروف اُن کی خیر خواہی دوسرے طریقے سے کرتا ہے، اور مرزا کی حالت کو مختصر

طریقہ سے دیکھانا چاہتا ہے

خانقاہ رحمانیہ سے بغرض ہدایت دو ورقہ مضمون بھی نکلتا ہے، صحیفہ محمدیہ اُس کا نام ہے اس وقت ۵ نمبروں میں کسی قدر بیشی وکمی کرکے اِس رسالہ میں جمع کرتا ہوں، اِن میں دراصل ۵ مضمون ہیں پہلا یہ کہ مرزا صاحب کے الہامات جھوٹے تھے اور ایسے معرکہ کے الہام جھوٹے ہوئے جس سے اُن کی بڑی ذلت ہوئی **دوسرا** یہ کہ مرزا صاحب کے کلام سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ اُن کے قلب میں انبیا علیہم السلام کی کچھ عظمت نہ تھی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح سرائی صرف مسلمانوں کے فریب دینے کی غرض سے تھی، کیونکہ اُن کی بے انتہا کوشش کے مسلمانوں کے سوا کسی مذہب والے نے انھیں نہیں مانا اب اگر حضرت سرور انبیاؑ کی اِس قدر روح سرائی اور دعوے پیروی نہ کرتے تو مسلمان بھی انھیں نہ مانتے، اِن دونوں مضمون میں جھوٹے الہاموں کے علاوہ اُن کے فریب بھی ظاہر کئے ہیں جن سے کمال حیرت ہوتی ہے کہ ایسا بڑا دعویٰ اور یہ حالت افسوس! **تیسرے** مضمون میں چند طالبین حق کے وہ خواب ہیں جنہوں نے طلب حق کی غرض سے مرزا صاحب کی حالت معلوم کرنے کے لئے استخارہ کیا اور خواب میں اُن کی حالت معلوم ہوئی اِس کے لکھنے کی ضرورت یہ ہوئی کہ مرزائی حضرات نے اکثر کہا کہ اگر مرزا صاحب کی صداقت معلوم کرنا چاہتے ہو تو استخارہ کرو، بہت لوگوں نے ایسا کیا اور اُن کی صداقت انھیں معلوم ہوئی، مگر صحیفہ محمدیہ نمبر ۳ سے اِس بیان کی اصلی حالت بخوبی معلوم ہو سکتی ہے، خصوصاً اُن خوابوں سے جو پہلے مرزا صاحب کو مان چکے تھے، اور پھر انھیں خیال ہوا اور خواب میں اُنکی حالت دیکھی وہ تو ہاں ہی اعتبار کے لائق ہے، اللہ تعالےٰ راہ مستقیم پر قائم رکھے آمین، **چوتھے** مضمون میں قادیانی فرشتہ کے زبان قلم سے خلیفہ قادیان کی معزولی اور مرزا صاحب کے دس جھوٹ بیان ہوئے ہیں، **پانچویں** مضمون میں مرزائیوں کے صدر انجمن کی مناظرہ میں نہایت فاحش شکست کا ذکر ہے،

صحیفہ محمدیہ کا ایک اعلیٰ نمونہ یہ

مسیح قادیانی کے جھوٹے الہامات و غلط دعوے

اور نامراد دعائیں

بہی خواہانِ امت محمدیہ نے مرزا غلام احمد کے جھوٹے دعووں اور غلط الہامات کے بیان میں بہت رسالے لکھے ہیں جن کی فہرست بھی طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے، میں چند رسالوں سے انتخاب کر کے اُن کے جھوٹ، فریب اور غلطیوں کی تعداد ناظرین کے روبرو پیش کرتا ہوں، ملاحظہ کر کے اُن کی حالت معلوم کریں،

فیصلہ آسمانی حصہ اوّل معہ تتمہ — اس میں مرزا صاحب کے نہایت عظیم الشان کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے اور ۱۵۹ جھوٹ اور فریب اور غلطیاں اُن کی دیکھائی ہیں،

فیصلہ آسمانی حصہ دوم — اس میں ۶۹ جھوٹ۔ فریب اور غلطیاں مرزا صاحب کی دکھائی ہیں اور اُن کے متعدد اقراروں سے اُن کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے،

فیصلہ آسمانی حصہ سوم — اس میں ۹۰ جھوٹ اور فریب اور غلطیاں مرزا صاحب کی لکھی گئی ہیں اور منکوحہ آسمانی

دانی پیشین گوئی کے جھوٹے ہونے پر جو مرزا صاحب نے باتین بنائی ہین اُن کا غلط ہونا متعدد وجوہ سے نہایت لاجواب طریقون سے بیان کیا ہے،

دوسری شہادت آسمانی

اس مین مرزا صاحب کے آسمانی شہادت کا محض غلط ہونا ثابت کیا ہی، اور ۴۵ جھوٹ اور فریب اور غلطیان اُن کی دکھائی ہین،

النجم الثاقب

اس کے پہلے حصہ مین مرزا صاحب کے ۴۲ الہامات کو غلط ثابت کیا ہے، یہ حصہ مشتہر ہو چکا ہے، اس کے دوسرے حصہ مین اُن کی پیشینگوئیون کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہی، مگر یہ حصہ ابھی تک مشتہر نہین ہوا، اس مین ۲۰ سے زیادہ پیشینگوئیون کا غلط ہونا بیان کیا ہے،

مسیح کاذب

اس مین دو درجن یعنی ۲۴ پیشینگوئیون کو جھوٹا ثابت کیا ہے،

ہدیہ عثمانیہ حصہ اوّل

اس مین ۱۷ جھوٹ مرزا صاحب کے لکھے مین اور خواجہ کمال کا علانیہ جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے، ایک ہمدرد اسلام مولوی عبدالغفار خان صاحب مرحوم نے اسے خوب مشتہر کیا ہے،

یہ چھوٹے چھوٹے رسالے ہین جن مین اس قدر تعداد جھوٹون، فریبون، اور غلطیون کی دکھائی گئی، اور جو بڑی کتاب ہے جیسے **افادۃ الافہام**، کہ بڑی دو جلدون مین ہے، اور مرزا کے مایۂ فخر کتاب **ازالۃ الاوہام** کا کافی شافی جواب ہے، اس مین کئی سو جھوٹ دکھائے ہین اس کا شمار مین نے نہین کیا ناظرین ان چھوٹے رسالون پر قیاس کرلین،

بھائیو! غور کرو کہ اگر کسی کا ایک جھوٹ ثابت ہو جائے تو پھر اُس کی کسی بات کا اعتبار نہین رہتا، اور جس کے اس قدر جھوٹ ثابت کر دئے جائین، اُسے جھوٹون کا سردار کہنے مین کیا تامل ہو سکتا ہے، مگر اُن کی عقل پر افسوس ہے کہ

ایسے شخص کو مجدد، امام، بلکہ نبی مانتے ہین، اور قرآن وحدیث سے اس کا ثبوت پیش کرکے خدا اور رسول کے کلام پر سخت الزام لگاتے ہین، اور اس صریح بات کو نہین سمجھتے، بھائیو انہی کو خواجہ کمال اور اُن کے پیر مسیح موعود مانتے ہین،

اے جماعت احمدیہ تم اس پر نظر نہین کرتے اور اپنے ہی خواجہ کو ایسا ہی مکذب اور جھوٹا کہتے ہو، جیسا انبیاے صادقین کے مکذب گذرے ہین، افسوس!، ہمنے تو مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا قرآن وحدیث سے ثابت کردیا اور اس قدر کثیر التعداد اُن کے علانیہ جھوٹ دکھادئے اور ایسے جھوٹ کہ اگر

تمام مرزائی جماعت بلکر زور لگائے تو ہم کامل تحدی کے ساتھ کہتے ہین کہ جواب نہین دیسکتی، اور ہرگز نہین دے سکتی، اور ہم اپنی حقانیت اور صداقت ثابت کرنے کے لئے ہر طرح تیار ہین، اور پھر یہ بھی کہتے ہین کہ تم ہمارے سامنے ہرگز نہین آسکتے، اور اپنے مرشد کی صداقت ثابت نہین کرسکتے، وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا، اور یہ بھی کہتے ہین کہ دنیا مین سچے نبی کا کوئی مکذب ایسا نہین کرسکا جو ہمنے کرکے دکھادیا، صرف زبانی جھوٹا اور ساحر کہتے رہے، اور اگر کسی نے اپنی حماقت سے کوئی اعتراض کیا ہے تو اس کا کافی جواب دیا گیا ہے، اگر کسی کو ہمارے خلاف دعوے ہو تو ثابت کرے، ہم تو علاوہ قرآن وحدیث کے مرزا کے اقرارون سے، اُن کے علانیہ واقعات سے، زمانی کی تاریخ سے اُن کا جھوٹا ہونا دکھا رہے ہین جن کی آنکھین ہون وہ دیکھین اور اپنی جانون پر رحم کرکے اس جھوٹ اور فریب سے بچین،

اب مین اس اعلان مین مرزا صاحب کے جھوٹے الہامون اور غلط اقوال کا نمونہ دکھاتا ہون، اور اُن کے دو مخالفون کو پیش کرتا ہون، جنہون نے انتہا درجہ کی مخالفت کی، اور انجام کار اُن کے مخالف ہی کامیاب رہے

اور مرزا صاحب کف افسوس ملتے ہوئے اور اپنے مخالفون کو کامیاب دیکھتے ہوئے
دنیا سے نامراد گئے، سب سے زیادہ مشہور اور سخت مخالف دو صاحب ہین ایک
ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب اور دوسرے مولوی فاضل مولوی ثناء اللہ صاحب
جن کا لقب فاتح قادیان ہے، یہ وہ مخالف ہین جن کی مخالفت سے مرزا صاحب نے
عاجز ہوکر آخری فیصلہ شائع کیا، اور اسی فیصلہ نے اُن کے
کذب کا فیصلہ کر دیا، اور ثابت ہوگیا کہ مرزا صاحب اپنے مقرر کردہ
معیار سے جھوٹے ثابت ہوئے اور نہایت عاجزی کی دعا اُن کے مراد کے
موافق دربار الٰہی مین سنی نہین گئی، اور وہ نامراد رہے، اور اُن کا الہام اجیب
کل دعائک بھی محض غلط ثابت ہوا، اِس کی تفصیل ھدیہ عثمانیہ
کے صہ ۲۳ سے صہ ۳۰ تک لائق دید ہے،

پہلے مخالف ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب ہین جو بیس ۲۰ برس تک
مرزا صاحب کے بڑے مخلص مرید رہے، اور جان و مال سے ہر طرح مرزا صاحب
کی مدد کرتے رہے، آخر مین اُن کی حالت کا تجربہ اور مشاہدہ کر کے بمقتضای
حق پرستی اُن کے مخالف ہوئے اور سخت مخالف ہوئے، اور متعدد رسالے
اُن کی حالت کے بیان مین لکھ کر شائع کئے، اون کا ذکر ہدیہ عثمانیہ کے صہ ۳۱
وغیرہ مین کیا گیا ہے، مگر یہان مرزا صاحب کے متعدد اقوال نقل کئے جاتے
ہین جن سے اُن کے جھوٹے ہونے کے علاوہ مخالف کے روبرو اُنکی پریشانی
اور عاجزی بھی ظاہر ہوتی ہے چنانچہ (۱) ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مئی
سنہ ۱۹۰۶ء کے آخر مین تمام جماعت احمدیہ کے لئے اعلان دیا ہے وہ ملاحظہ ہو،

چونکہ ڈاکٹر عبد الحکیم اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ نے

جو پہلے اس سلسلہ مین داخل تھا، نہ صرف یہ کام کیا کہ ہماری تعلیم سے اور

اُن باتون سے جو خدا نے ہم پر ظاہر کین منہ پھیر لیا، بلکہ اپنے خط مین وہ سختی اور گستاخی دکھلائی اور وہ گندے اور ناپاک الفاظ میری نسبت استعمال کئے کہ بجز ایک سخت دشمن اور سخت کینہ ور کے کسی کی زبان اور قلم سے نکل نہین سکتے (اس کے بعد لکھا ہے) مجھے اُس نے دغاباز، حرام خوار، مکار، فریبی اور جھوٹ بولنے والا قرار دیا ہے (پھر لکھا ہے) لیکن یہ باتین خلاف واقعہ ہین، تو مین امید نہین رکھتا کہ خدا ایسے شخص کو اس دنیا مین بغیر مواخذہ کے چھوڑے گا، جو مرید ہو کر اور مرتد ہو کر اس درجہ تک پہنچ گیا ہے، (آخر مین لکھا ہے) اب ان باتون کو زیادہ طول دینا نہین چاہتا اور خدا کی شہادت کا منتظر ہون اور اُس کے ہاتھ کو دیکھ رہا ہون اور اس اشارہ پر ختم کرتا ہون، اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ط

(المشتہر مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود از قادیان)

اس تحریر مین مرزا صاحب ڈاکٹر صاحب کی کمال دشمنی اور نہایت سخت کلامی بیان کر کے بہت عاجزی سے کہتے ہین، کہ مین اپنے صدمہ اور غم کی شکایت اللہ ہی سے کرتا ہون، اور یہ اُمید رکھتا ہون کہ خدا تعالےٰ اُسے دنیا مین بغیر مواخذہ نہ چھوڑے گا، اب اس پر غور کیا جائے کہ مرزا صاحب اپنے سخت مخالف کے لئے کس عاجزی اور التجا سے دربار الٰہی مین عرض کر رہے ہین، اور اس کے امیدوار ہین کہ ہماری دشمنی اور ہماری تکلیف دہی کا مواخذہ ہمارے دشمن سے لیا جائے اور یہ بھی اشارہ کر رہے ہین کہ بدلہ لیا جائے گا، یہ تو اُن کی خواہش اور تمنا تھی، دوسرے قول مین اس تمنا کے

لہ یہ الفاظ نہایت عاجزی اور پریشانی کے وقت بولے جاتے ہین ۱۲

پورا ہونے کا الہام بیان کرتے ہین اور رسالہ چشمہ معرفت مین لکھتے ہین،

(۲) آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبد الحکیم خان ہے، اور وہ ڈاکٹر ہے، اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے، جس کا دعوے ہے کہ مین اُس کی زندگی ہی مین ۴- اگست ۱۹۰۸ء تک اُس کے سامنے ہلاک ہو جاؤن گا، مگر خدا نے اُس کی پیشین گوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب مین مبتلا کیا جائے گا اور خدا اُس کو ہلاک[۱] کرے گا، اور مین اُس کے شر سے محفوظ رہونگا یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ مین ہے بلا شبہہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر مین صادق ہے خدا اُس کی مدد کرے گا،

(۳) حقیقۃ الوحی مین حمد و نعت کے بعد عنوان قائم کیا ہے "خدا سچے کا حامی ہوتا ہے" (اس کے نیچے لکھتے ہین) اس امر سے اکثر لوگ واقف ہونگے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان جو تخمیناً بیس برس تک میرے مریدون مین داخل رہے ہے چند دنون سے مجھ سے برگشتہ ہو کر سخت مخالف ہو گئے ہین، اور اپنے رسالہ مین میرا نام کذاب، مکار، شیطان، دجّال، شریر، حرام خوار، رکھا ہے، اس کے بعد مرزا صاحب ڈاکٹر صاحب کی اور اپنی پیشینگوئی نقل کرتے ہین،

میان عبد الحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی میری نسبت پیشینگوئی:- ۱۲- جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ الہام ہوئے ہین مرزا، مسرف ہے، کذاب ہے اور عیار ہے، صادق کے

[۱] ڈاکٹر صاحب نے اگست کی تعیین نہین کی ۱۲ منہ حضرات مرزائی دیکھین جن کی نسبت آپ نے مرشد ہلاکت کی خبر دی رہے ہین خدا کے فضل سے وہ تو ابتک یعنی ۱۹۱۵ء تک زندہ ہین اور مرزا صاحب کو مرے ہوئے آٹھ برس ہو گئے ۱۲

سامنے شریر فنا ہو جائے گا، اور اُس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے، اِس کے مقابل پر وہ پیشین گوئی ہے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے میان عبدالحکیم خان صاحب اسسٹینٹ سرجن پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی جس کے الفاظ یہ ہین، خدا کے مقبولون مین قبولیت کے نمونے اور علامتین ہوتی ہین اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہین اُن پر کوئی غالب نہین آسکتا، فرشتون کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے" (یہ تو اصل کتاب کی عبارت ہے، اب اس کا حاشیہ بھی ملاحظہ ہو جس مین اس مضمون کی توضیح ہے)

یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے عبدالحکیم خان کے اِس فقرے کا رد ہے کہ جو مجھے کاذب اور شریر قرار دے کر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا، گویا مین کاذب ہون، اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے، اور مین شریر اور خدا تعالےٰ اُس کے رد مین فرماتا ہے، جو خدا کے خاص لوگ ہین وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہین ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب اُن کو نصیب نہین ہوگا، اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے"

اب حیدرآبادی مرزائی اور عموماً مسیحی جماعت فرمائے کہ اب سلامتی کا شہزادہ کون قرار پایا، اور ذلت کی موت کسے نصیب ہوئی؟ آپ کے مسیح تو اپنے سخت دشمن کے سامنے اُس کی پیشین گوئی کے مطابق ہلاک ہو گئے، اور عالم برزخ پہونچے ہوئے اُنھین آٹھ برس ہوئے، اور جس کے لئے وہ بد دعا کرتے تھے وہ تو اس وقت تک بخیر و خوبی بیٹھے ہوئے تصانیف کر رہے ہین، اور آپ کے

مرشد کے دجل وکذب کے اظہار مین کتابین مشتہر کر رہے ہین، پھر کیا اس مشاہدہ کے بعد بھی آپ کو اس مین کچھ عذر ہو سکتا ہے؟ کہ آپ کے مرزا خدا کے خاص لوگون مین نہین تھے، خدا نے انھین سلامتی کا شہزادہ ہرگز نہین فرمایا، بلکہ مرزا صاحب کے قول کے بموجب اِن دونون لقب کے مستحق اُن کے دشمن ڈاکٹر صاحب ہین کیونکہ انہین ذلت کی موت نہین ہوئی، اور اگر مرزا صاحب خدا کے خاص بندون مین ہوتے اور پھر وہ اپنے دشمن کے سامنے اس ذلت کی موت سے مرتے تو اُن کے قول کے بموجب دنیا تباہ ہو جاتی، مگر دنیا تو تباہ نہین ہوئی، اس سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب نہ خدا کے خاص بندے تھے، اور نہ سلامتی کے شہزادے، بلکہ بالیقین جھوٹے اور مفتری تھے، محض جھوٹی باتون کو خدا کی طرف سے بتایا کرتے تھے،

یہان مین نے مرزا صاحب کے متعدد اقوال نقل کیے تاکہ معلوم ہو کہ مرزا صاحب اپنے مخالف سے سخت پریشان ہین، اور اپنی پیشینگوئی پر انھین نہایت وثوق ہے، اس لئے بار بار اپنے متعدد رسالون مین اُس کا ذکر کر کے مخالف کو ڈراتے ہین، مگر وہ اُن کا وثوق محض خیالی تھا، یا افترا کر کے مسلمانون کو فریب دیتے تھے، مگر الحمد للہ خدا نے اُس فریب کو دنیا پر ظاہر کر دیا،

(۴) اب مین ایک قول ڈاکٹر صاحب کا اور مرزا صاحب کا رسالہ اعلان الحق کے صفحہ ۵ سے نقل کرتا ہون وہ بھی ملاحظہ کیا جائے، لکھتے ہین،

۱۲- جولائی ۱۹۰۶ء کو اللہ تعالیٰ نے مجھے الہاماً بتلایا، مرزا مسرف ہے، کذاب ہے، اور عیار ہے، صادق کے سامنے شیر فنا ہو جائے گا، اس کی میعاد تین سال بتائی گئی، (یہ الہام کیسا سچا ہوا) مرزا صاحب نے ۱۶- اگست ۱۹۰۶ء کو کمال بیباکی کے ساتھ اسکے

مقابل مباہلہ کا اشتہار شائع کر دیا، اور اس اشتہار کو
اپنے اور نیز بہت سے اُردو اخبارات میں شائع کرا دیا
اُس میں کمال دلیری کے ساتھ یہ ظاہر کیا کہ میں سلامتی کا شہزادہ ہوں
کوئی مجھ پر غالب نہیں آسکتا، بلکہ خود عبدالحکیم خان میرے
سامنے آسمانی عذاب سے ہلاک ہو جائے گا، یہ کبھی نہ ہوگا کہ
میں ایسی ذلت اور لعنت کی موت سے مروں کہ عبدالحکیم کی
پیشین گوئی کی میعاد میں ہلاک ہو جاؤں"

یہاں مرزا صاحب نے اپنے لئے فیصلہ کر دیا کہ وہ ذلت اور لعنت کی موت
سے مرے اور ان کی نہایت پختہ پیشین گوئی کہ یہ کبھی نہ ہوگا کہ میں ایسی ذلت
اور لعنت کی موت سے مروں، نہایت صفائی سے جھوٹی ہوئی، کیونکہ
ڈاکٹر صاحب کی پیشینگوئی کی میعاد میں ہلاک ہوئے، اس کی تفصیل رسالہ
اعلان الحق میں اچھی طرح دیکھنا چاہیئے،

جماعت مرزائی خصوصاً مرزا محمود اور خواجہ کمال بھلا کچھ تو انصاف کر کے
فرمائیں کہ اُن کے مرشد اپنے مخالف کے مقابل میں کیسے ذلیل ہوئے، اور
کیسی لعنت کی موت سے اُن کے سامنے ہلاک ہوئے اور کیسے صریح جھوٹے
اور مفتری ثابت ہوئے اب تمہیں اُن کے جھوٹا ماننے میں کیا عذر ہو سکتا ہے
مدعی نبوت کی اگر ایک پیشین گوئی بھی جھوٹی ثابت ہو جائے تو وہ مطلقاً جھوٹا ہے،
اور میں نے تو اس بیان میں پانچ پیشین گوئیاں جھوٹی ثابت کر دیں، اب اگر
مرزا صاحب کے دجل اور کذب کچھ اور دیکھنا منظور ہے تو ملاحظہ کیجئے،

مذکورہ پیشین گوئی تو خاص مخاطب کے مقابل میں تھی، اب ایک پیشینگوئی
تمام مخالفوں کے مقابلے میں بھی مرزا صاحب کی ہے وہ پیش کی جاتی ہے،

طاعون کی پیشینگوئی میں مرزا صاحب کی کارروائی

دافع البلا کے صفحہ ۱۱ میں ہندو، عیسائی، مسلمان، سب کو مخاطب کرکے پیشین گوئی کرتے ہین، خدا تعالےٰ بہرحال جبتک کہ طاعون دنیا مین ہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا، کیونکہ اُس کے رسول کا تخت گاہ ہے" اس قول مین صاف طور سے تمام قادیان کے محفوظ رہنے کی پیشین گوئی ہے، اس کے بعد مرزا صاحب نے اپنے مخالفون سے شہر بنارس، اور کلکتہ، اور دہلی کے بچانے کو کہا ہے اُس سے بھی ظاہر ہے کہ تمام قادیان کے محفوظ رہنے کو کہتے ہین، یہ پیشینگوئی تو اپریل سنہ ۱۹۰۲ء مین مشتہر کی، اب چونکہ یہ پیشینگوئی صاف تھی اس لئے مرزا صاحب کو خیال ہوا کہ اگر یہ پیشین گوئی جھوٹی ہوئی تو بات بنانے کا کوئی موقع نہین رہے گا، اس لئے چھ مہینے کے بعد اس پیشینگوئی کو دوسرا لباس پہنا کر مختلف رنگ اُس کے بدلے ہین، چنانچہ کشتی نوح کے صفحہ ۲ مین اس طرح تحریر کرتے ہین، "اوس (یعنی خدا) نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کے چار دیوار کے اندر ہوگا، اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقوی سے تجھ مین محو ہو جائے گا، وہ سب طاعون سے بچائے جائین گے" (انتہی ملفظہ)

اب ملاحظہ کیا جائے کہ پہلے قول مین تو پورے قادیان کی نسبت پیشین گوئی تھی اب یہان اُن کے گھر کے چار دیوارون کے اندر محدود ہوگئی، مگر دوسری بات یہ اضافہ کی کہ جو کامل پیروی کرے گا، اور سچا تقوے اختیار کرے گا وہ بھی طاعون سے بچیگا، خاص وہ چار دیواری کے اندر ہو یا جہان ہو، مگر اس مین کامل پیروی اور تقوے کی ایسی قید لگائی ہے کہ اُن کے کسی مرید پر صادق ہی نہین

آسکتی، اِس لیے جب کوئی اُن کا پیرو مرے گا تو کہدین گے، یہ کامل پیرو نہ تھا
اِس کے آٹھ سطر کے بعد لکھتے ہین، "اُس نے مجھے مخاطب کرکے یہ بھی فرمایا کہ
عموماً قادیان مین سخت بربادی افگن طاعون نہین آئے گی جس سے لوگ
کتون کی طرح مرین، اور مارے غم اور سرگردانی کے دیوانہ ہوجائین (اب
ذرا غور سے دیکھئے پہلی پیشین گوئی کا کس طرح سے رنگ بدلا ہے) اور ایسی
قیدین لگائی ہین کہ اُن قیدون کے ساتھ ہندوستان مین کہین دیکھا
اور سنا نہین گیا، اب اگر اِس طرح قادیان محفوظ رہا تو مرزا کی کون کرامت
ہوئی، اِس کے بعد جو اُنھون نے اپنی تمام جماعت کے لئے پیشینگوئی کی تھی
اُس مین قیدین لگاتے ہین) اور عموماً تمام لوگ اِس جماعت کے گو وہ کتنے ہی
ہون مخالفون کی نسبت طاعون سے محفوظ رہین گے، مگر ایسے لوگ اُن مین سے
جو اپنے عہد پر پورے طور پر قائم نہین یا اُن کی نسبت اور کوئی وجہ
مخفی ہو جو خدا کے علم مین ہو، اُن پر طاعون وارد ہوسکتی ہے"
(انتہی بلفظہ) ناظرین ان شرطون مین غور کرین، خصوصاً آخری جملہ مین جو لائق
تماشا ہے، یعنی لکھتے ہین، یا اُن کی نسبت اور کوئی وجہ مخفی ہو جو خدا کے علم
مین ہو اُن پر طاعون وارد ہوسکتی ہے، ناظرین اِس فریب آمیز شرط کو دیکھین
اگر ایسی شرط کے ساتھ پیشین گوئی قابل توجہ ہوسکتی ہے تو ہر ایک شخص پیشینگوئی
کرسکتا ہے، مثلاً مین پیشینگوئی کرتا ہون کہ اگر ہمارے رسائل حقانیہ جماعت
مرزائیہ بنظر انصاف دیکھے تو بالضرور مرزا صاحب کو کاذب اور مفتری یقین
کرلے، مگر جس کی نسبت خدا کے علم مین یہ قرار پاگیا ہے کہ یہ ایمان نہ لائے گا،
اور جہنم مین جائے گا، وہ راہ پر نہین آسکتا، دوسری پیشین گوئی یہ کرتا ہون
کہ ہندوستان مین طاعون برابر آتا رہے گا جبتک کہ گروہ مرزائی نائب نہ ہوگا

البتہ اگر کوئی وجہ مخفی اللہ کے علم مین ہو تو دفع ہو سکتا ہے،

مگر اُس دراز مدت تک تو ہندوستان مین طاعون کہین نہین رہا، یہ تو مرزا صاحب کے دعوے ہی کی نحوست ہے خواجہ کمال نے اس طاعون کو امام مہدی کی علامت[1] بتایا ہے مگر کہین سے اس کا ثبوت نہین دیا اور اُنھین اس کا بھی علم نہین کہ اس سے پہلے بھی ہندوستان مین طاعون آیا ہے، حضرت مجدد الف ثانی کے عہد مین پنجاب سے اس کی ابتدا ہوئی تھی، اور حضرت کے صاحبزادے شیخ محمد صادق علیہ الرحمۃ نے اس مین انتقال فرمایا تھا، اب کیا وجہ ہے کہ خواجہ صاحب انہین مہدی نہین کہتے اور مرزا کو کہتے ہین،

مختصر یہ کہ اس کے بیان مین مرزا صاحب نے بہت رنگ بدلے ہین سب کے بیان مین طول ہے، مگر حاصل یہ ہے کہ یہان مرزا صاحب نے تین پیشین گوئیان کی ہین، ایک یہ کہ تمام قادیان بلا شرط محفوظ رہے گا، دوسرے یہ کہ اُن کے خاص گھر کی حفاظت ہوگی، اسی بنا پر گھر کے وسیع کرنے کے لئے چندہ کا اعلان کشتی نوح کے آخر مین دیا ہے، تیسرے اُن کے خاص مریدین محفوظ رہین گے، مگر الحمد للہ یہ تینون پیشینگوئیان بھی غلط ہوئین اور مرزا صاحب کذاب، مفتری ثابت ہوئے، کیونکہ مارچ و اپریل ۱۹۰۴ء مین قادیان مین طاعون آیا، اور ۳۸۰۰ کی آبادی مین ۳۱۳ آدمی مرے، اور اُن کے گھر مین اُن کے نہایت خاص مرید عبد الکریم سیالکوٹی جو اُن مین بالکل فنا تھے وہ بھی ہلاک ہوئے، باقی رہی اُن کی مخفی وجہ، وہ تو ایسی ہوشیاری سے لگائی گئی ہے کہ اگر تمام قادیان طاعون سے صاف ہو جاتا اُس وقت بھی مرزا صاحب پر کوئی الزام نہ آتا، اب مسیحی جماعت سر بگریبان ہو کر بتائے کہ اُن کے مرشد کی صداقت کی دلیلین ایسی ہی پیشین گوئیان ہین؟ اس مین شبہ نہین کہ مرزا صاحب کی

[1] صحیفہ آصفیہ دیکھو ۱۲

جس قدر صاف پیشینگوئیان ہین وہ سب غلط ہوئین، اور جو مبہم اور گول گول مضمون ہین کہین، یا اِس قسم کی شرطین لگائین جیسی بیان ہوئین وہ ہرگز اس لائق نہین کہ کوئی فہمیدہ اُس طرف توجہ کرے، اور اُنھین صداقت کا نشان ٹھہرائے ہم پھر آخر مین زور سے کہتے ہین کہ مرزا صاحب کی کوئی صاف پیشین گوئی پوری نہین ہوئی فاتح قادیان مرزا صاحب کے سامنے سے اعلان دے رہے ہین، مگر اس کی پرتال کے لئے نہ مرزا صاحب سامنے آئے اور نہ اون کا مرید کوئی سامنے آتا ہے مرزا صاحب نے اپنے تکبر کے جوش مین پیشینگوئی کر دی تھی کہ مولوی ثناء اللہ پیشین گوئیون کے پرتال کے لئے قادیان نہین آئین گے، مگر مولوی صاحب خاص اسی غرض کے لئے قادیان پہنچے اور مرزا صاحب کو بلایا، مگر مرزا صاحب گھر سے باہر نہ آئے، گھر مین بیہودہ گوئی اور غصہ سے کام لیتے رہے، غرضکہ یہ پیشینگوئی بھی نہایت صاف طور سے جھوٹی ہوئی، الہامات مرزا مین اس کی تفصیل دیکھنا چاہیے،

چونکہ اس کا ذکر آگیا کہ مرزا صاحب نے طاعون کی پیشین گوئی کو اپنے مکان کی وسعت کا ذریعہ بنایا تھا، اور اس کے لئے چندہ کا اشتہار دیا تھا، اس لئے اُس کی حالت کو صاف طور سے ظاہر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے،

مرزا صاحب کی درخواست چندہ

(برائے توسیع مکان)

چونکہ آئندہ اس بات کا سخت اندیشہ ہے کہ طاعون ملک مین پھیل جاوے اور ہمارے گھر مین جس مین بعض حصون مین مرد بھی مہمان رہتے ہین اور بعض حصون مین عورتین رہتی ہین سخت تنگی واقع ہے، اور آپ لوگ سُن چکے ہین کہ اللہ جل شانہ نے اُن لوگون کے لئے جو اس گھر کی چار دیواری کے اندر ہون گے حفاظت خاص کا وعدہ

فرمایا ہے، اور اب وہ گھر جو غلام حیدر متوفے کا تھا جس مین ہمارا حصہ ہی اسکی نسبت ہمارے شریک راضی ہو گئے ہین کہ ہمارا حصہ دین، اور قیمت پر باقی حصہ بھی دے دین، میری دانست مین یہ حویلی جو ہمارے مکان کا ایک جزو ہو سکتی ہی دو ہزار نک تیار ہو سکتی، چونکہ خطرہ ہے کہ طاعون کا زمانہ قریب ہی، اور یہ گھر وحی الٰہی کی خوش خبری کی رو سے اس طوفان طاعون مین بطور کشتی کے ہوگا، نہ معلوم کس کس کو اس بشارت کے وعدہ سے حصہ ملے گا اس لئے یہ کام بہت جلدی کا ہے، خدا پر بھروسہ کر کے جو خالق اور رازق ہے، اور اعمال صالحہ کو دیکھتا ہے، کوشش کرنی چاہئے، مین نے بھی دیکھا کہ یہ ہمارا گھر بطور کشتی کے تو ہے مگر آئندہ اس کشتی مین نہ کسی مرد کی گنجایش ہے نہ عورت کی اس لئے توسیع کی ضرورت پڑی۔ والسّلام

علیٰ من اتبع الھدیٰ (کشتی نوح صفحہ ۷۶) المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی

مرزا صاحب بڑے بھائی کی طرف سے

(جواب درخواست چندہ)

برخوردار مرزا غلام احمد قادیانی طال عمرہ، بعد دعا درازی عمر کے واضح ہو، کہ مین تمہارے دعوے ہمیشہ سے سنتا ہون، اور دور دراز تک تمہاری خبر پہونچی ہوئی ہے، اور لوگ جوق در جوق آتے ہین، مگر افسوس ہے، مین تمہارا بڑا بھائی اور بزرگ ہون، میری طرف تمنے کوئی خاص توجہ نہ کی، جو تمہاری نالائقی کا ثبوت ہے، آخر مین بھرے دل سے از خود تم کو اطلاع کرتا ہون کہ مین تمہاری ذاتی عیوب سے قطع نظر تمہاری پیشگوئیون کو ایک گونہ درست سمجھتا ہون، تمنے تو مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو فی پیشگوئی سو روپیہ دینا کہا تھا، جو اُن کے آنے پر تم گھر سے بھی نہ نکلے، مگر مین تم کو فی پیشگوئی ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کرتا ہون، اگر تم میری

پیش کردہ پانچ پیشگوئیان بھی مجھے سچی کردو تو فی پیشگوئی ہزار روپیہ تمکو دونگا،
اور اگر نہ ثابت کرسکو تو صرف تم کو مسلمان ہونے کی دعوت دیتا ہون، پس ایک
ہفتہ تک اس دعوت کا جواب بذریعہ اشتہار جلدی دینا، کیونکہ خداوند تعالیٰ
قرآن مجید مین اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حکم فرمایا ہے، وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی
حَقَّهٗ، یعنی قریبون کے حقوق ادا کرو، قریبون کا حق دوسرون سے زیادہ ہے،
بھلا یہ کیا انصاف ہے کہ کشتی نوح کے آخر صفحہ پر تو ہم کو اپنا شریک اور قرابتی
بناؤ اور یہ ظاہر کرو کہ ہمارے شرکا، مکان دینے کو راضی ہین، دو ہزار روپیہ چندہ

مرزا صاحب کا علانیہ جھوٹ

جمع کرلیا ہے، حالانکہ ہمین اُس کی کوئی خبر بھی نہین، اور نہ ہم دینا چاہتے ہین ایسے
جھوٹ کا بھی کوئی علاج ہے، خیر ان باتون کے ذکر کو تو ایک دفتر چاہیئے، جو مین الگ
کسی وقت تفصیل سے بیان کرون گا، سر دست مین اس اشتہار کے جواب کا
منتظر ہون، (رقیمہ مولائی مرزا **امام الدین** برادر کلان مرزا **غلام احمد**
از قادیان، مورخہ ۱۰- مارچ سنہ ۱۹۰۳ء (نقل مطبوعہ اہلحدیث پریس)

ناظرین! اس پیشین گوئی کے متعلق جھوٹا دعوے اور صریح فریب تو ہم پہلے
بیان کرآئے ہین، یہان اُن کے مکرم بھائی کی شہادت سے اُن کا جھوٹ بھی ثابت
ہوا، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مرزا صاحب اپنے بھائی کی راست گفتاری سے
ایسے شرمندہ ہوئے کہ اُن کے جواب مین اشتہار نہ دے سکے اور اپنی پیشینگوئیون
کو بھی ثابت نہ کرسکے، پھر یہ اُن کے مرید جھوٹے مبلغ اُن کی نبوت ثابت کرین گے
جسے خود پیر جی ثابت نہ کرسکے،

بھائیو! انھین مرزا کے مرید مسلمانون کو اپنے الہامون سے ڈرانا چاہتے
ہین، اور مرزا کے دعوؤن کو ناممکن التردید بتاتے ہین، کیا انھین اس مختصر
مضمون کو دیکھ کر شرم نہ آئے گی؟

اب تمام طالبین حق اور خصوصاً وہ جو غلطی سے فریب میں آکر مرزا کو مان گئے تھے اور اب فضل خداوندی نے انھیں اس ہلاکت سے نجات دی ہے، وہ اس تحریر کو مرزائیون کے سرگروہون پر عموماً اور بھاگلپوری اور حیدرآبادی مولوی عبدالماجد صاحب اور مولوی محمد سعید صاحب پر خصوصاً پیش کرکے کہین کہ ان باتون کا جواب دیجئے ورنہ اپنے انجام پر نظر کرکے علانیہ ہلاکت سے اپنے آپ کو بچالیجئے، یہ کیا غضب ہے کہ اہل حق کی طرف سے تنبیہ پر تنبیہ ہو رہی ہے مگر آپ مہر بدہان ہیں، الہی مولٰنا محمد عبدالشکور صاحب و مولٰنا مرتضی حسن صاحب کی طرف سے مناظرہ کا چیلنج مشتہر ہوا، اور مولوی محمد سعید وغیرہ دس حیدرآبادیون کے نام خاص کر بھیجا گیا، بھاگلپور میں جابجا مشتہر کیا گیا مگر کوئی منہ سامنے نہین کرتا، مگر اہل بے شرمی کو خیال کیجئے کہ میان خلیل کے میان کا اشتہار دیا جاتا ہے کہ مرزا صاحب کی صداقت پر لکچر دین گے،

بھائیو ایسے جھوٹے کی صداقت ثابت کرین گے جس کا کذب و فریب نہایت روشن کرکے دکھایا گیا جس کا معائنہ ناظرین نے ابھی کیا ہوگا، پھر یہ بھی تو نہین کہ ایک دو طریقہ سے اُن کا کاذب ہونا ثابت کیا گیا ہو بلکہ اجمالاً اور تفصیلاً ہر طرح سے بہت سے طریقون سے انکے کذب کو دیکھا یا ہے، اُن کی جھوٹی پیشینگوئیان انکی ذلت کی موت، اُن کے سخت مخالفون کی کامیابی، اور اُن کے مقابلہ مین اُن کا اقراری کذاب و مفتری ہونے کا ثبوت تو بیان ہو لیا، اب اُن کے لامذہب اور دہریہ ہونے کا ثبوت بھی علانیہ طور سے ملاحظہ کیجئے، میری اس کلام سے بعض برادران اسلام تو متعجب ہون گے اور بعض تو ناخوش ہو جائین گے اور کہین گے، کلمہ گو کو خواہ مخواہ دہریہ کہتے ہین، اے بزرگو اور اے عزیزو اس عاجز کو کوئی وجہ دشمنی یا تعصب کی نہین ہے کسی قسم کا اس سے میرا نفع نہین ہے مگر مین مرزا صاحب کی واقعی حالت معلوم کرکے آپ سے بالیقین کہتا ہون کہ اُن کا کلمہ پڑھنا، اُن کی مدح سرائی اُن کے لغتیہ اشعار، نبوت محمدیہ پر اُن کے لکچر سب مسلمانون کو گمراہ کرنے اور تحصیل زر کے لئے ہین اگر یہ نہ کرتے تو یہ فضیحتی انھین میسر نہوتی انھین کوئی مسلمان چندہ نہ دیتا آپ ٹھنڈے دل سے انکے اقوال ملاحظہ کیجئے

صحیفہ محمدیہ کا دوسرا نمبر

مسیح قادیان اور تمام انبیاء کی توہین

اور اُن کے بعض جھوٹ و فریب کا بیان

آپ یہ بھی معلوم کر لیں کہ مرزا صاحب کچھ ایسے بھولے اور نادان شخص نہیں ہیں کہ مسلمانوں کے سامنے علانیہ اپنے دہریہ ہونے کا اقرار کر لیں، نہایت ہوشیاری طریقے سے انکی نہایت معرکہ کی پیشگوئیاں جھوٹی ہوئی ہیں، مگر تمام عمر بیہودہ باتیں بنا کر مریدونکو راضی رکھا ہے، فیصلہ آسمانی کے تینوں حصہ دیکھنا چاہئے اسیطرح مذہب اسلام اور حضرت سید المرسلین کی مذمت کی ہے مگر ایسے پیرایہ سے کہ اُن کے مریدین اور ناواقف مسلمان نہیں سمجھے، حقیقت رسائل اعجازیہ مرزائیہ دیکھئے پہلے مضمون میں پیشگوئی کے جھوٹے ہونے کے علاوہ سخت مخالف کے مقابلہ میں نہایت ذلیل و خوار ہونا اور پیشگوئی میں علانیہ فریب کرنا ثابت ہوا اس مضمون میں انکی اندرونی حالت ارشاد خداوندی اور سیرت نبوی کے خلاف ملاحظہ کیجئے،

انبیائے کرام کو خدائے تعالیٰ مخلوق کی ہدایت کے لئے بھیجتا ہے اور اُن کے اقوال و افعال کی پیروی کی ہدایت کرتا ہے، اور اُن کے ہدایات اور معجزات، اُن کی صداقت کی دلیل ہوتے ہیں، شریعت محمدیہ میں تمام انبیاء کرام کا ماننا اور اُن کی عظمت کرنا اسلامی فرض ہے، کوئی سچا مسلمان اُن کی توہین کسی طرح نہیں کر سکتا، اب جو شخص علانیہ جھوٹ بولے، فریب دے،

لہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا، یعنی خدا کا رسول جو حکم الٰہی تمہیں پہنچائے اُسکو مانو اور اُسپر عمل کرو اور جس بات سے منع کرے اُس سے باز رہو، دوسرے مقام پر ارشاد ہے کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ، یعنی اللہ تعالیٰ امت محمدیہ

انبیاء کی توہین کرے وہ خدا کا رسول اور مقبول بندہ ہرگز نہیں ہو سکتا بلکہ
وہ فاسق و فاجر ہونے کے علاوہ توہین انبیا کی وجہ سے اُسے مسلمان بھی نہیں کہہ سکتے
مسیح قادیان نے بہت جھوٹ بولے ہیں، انبیا کی سخت توہین کی ہے، اُس کا نمونہ
ملاحظہ ہو، نہایت صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنی امت کو تاکید فرمایا ہے کہ تم میں کوئی یہ نہ کہے کہ یونس بن متی سے
میں افضل ہوں، یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باوجود سرور انبیا ہونے
کے ارشاد فرماتے ہیں کہ یونس علیہ السلام پر بھی مجھ کو فضیلت نہ دو، اس کا
حاصل یہ ہے کہ اگرچہ آپ سب انبیا سے افضل ہیں، مگر خاص کسی نبی کا نام لے کر
اُن پر فضیلت بیان کرنا ایک قسم سے اُن کی اہانت ہوتی ہے، اس لئے آپ نے
ممانعت فرمائی، یہ مضمون صحیح بخاری و مسلم میں آیا ہے، یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اگرچہ
آپ سرور انبیا ہیں اور حدیث میں یہ مضمون واقعی حالت بیان کرنے کے لئے آیا ہے
مگر خاص نام لے کر فضیلت بیان کرنے میں شائبہ توہین ہوتا ہے، اس کے علاوہ
اگر کسی خاص نبی کا نام لے کر فضیلت بیان کی جائے تو ممکن ہے کہ کوئی لفظ اُس
نبی کی شان کے خلاف اُس کی زبان سے نکل جائے، اس لئے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سدِ باب فرما دیا، اور نہایت تاکید سے منع فرمایا کہ میری فضیلت
کسی خاص نبی کا نام لے کر بیان نہ کرو، مگر مرزا غلام احمد کو چونکہ درحقیقت خدا و
رسول سے واسطہ نہیں ہے اس لئے جب اُن کی شان تکبری نے جوش کیا تو اس

(بقیہ حاشیہ) سو فرماتا ہے کہ تمہیں رسول اللہ کے چال چلن اختیار کرنا چاہئے، ان دونوں
آیتوں سے ثابت ہوا کہ نبی جھوٹا نہیں بولتا، اگر نبی جھوٹ بولتا تو اُس کی پیروی کا حکم نہ ہوتا جھوٹ
ایسی بُری چیز ہے کہ انسانی عقل بھی اُسے نہایت بُرا سمجھتی ہیں، اور ایک جھوٹ کے ثابت ہونے
سے اُس کی تمام باتیں غیر معتبر ہو جاتی ہیں، اور شریعت محمدیہ نے اس گندہ صفت کو اسلام سے

ارشاد نبوی کے صریح خلاف کہہ دیا، ع عیسی کجاست تا بہ نہد پا بہ منبرم،

اب حدیث نبوی کے حکم کو ملاحظہ کیجئے اور مرزا کے اس غیر مہذب کلام کو دیکھئے کہ ایک نبی عظیم المرتبت پر اپنی فضیلت اس متکبرانہ طریقہ سے کرتے ہین، کہ اس محترم رسول کی نہایت توہین ہوتی ہے، مرزائیون کو اپنے مرشد کی تعلیم پر فخر ہے، وہ اسی قسم کی تعلیم ہے جو ہمارے حضور انورؐ کی تعلیم کے بالکل خلاف ہے، مشکوۃ مین مع بھی حدیث موجود ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک یہودی اور صحابی سے اس بات پر لڑائی ہوگئی کہ اس یہود نے حضرت موسیٰ کو سب انبیاء پر فضیلت دی، اس مین ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہوگئے صحابی کو غصہ آیا اور اس کے طمانچہ مارا اور حضرت سید المرسلینؐ کی فضیلت حضرت موسیٰ پر بیان کی، پھر دونون حضورؐ کے پاس حاضر ہوئے اور حالت بیان کی، حضورؐ نے صحابی کو روکا اور ایک فضیلت موسیٰ کی بیان کردی، اس سے نہایت صاف طور سے ظاہر ہوا کہ تحقیقاً اور الزاماً کسی طرح نبی کی توہین کرنا جائز نہین ہے، مگر اس کے بالکل خلاف مرزا غلام احمد نے صرف اپنی فضیلت ہی بیان نہین کی بلکہ انتہا درجہ کی توہین کی ہے، اور ایسی گالیان دی ہین کہ کوئی نیک و صالح شخص کسی بھلے آدمی کو نہین دیتا، مین ان کے چند اقوال نقل کرتا ہون، ناظرین ملاحظہ کرین،

پادری آتھم سے چونکہ مرزا صاحب کا مقابلہ رہا ہے، اور اس سے سخت کلامی کرتے رہے ہین، انہون نے اس کی موت کی پیشین گوئی کی، اور جو مدت اس کے مرنے کی بیان کی تھی اس مین وہ نہ مرا، تو پادریون نے مرزا کو بہت فضیحت کیا، اس مین آتھم کے بعض مددگارون نے حضرت سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسلام کی شان مین بھی سخت

(بقیہ حاشیہ) خارج بتایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان جھوٹ نہین بولتا، اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو جھوٹ بولے گویا وہ مسلمان نہین ۱۲ اسکی تفصیل الہامات مرزا اور چودھوین صدی کے مسیح مین دیکھنا چاہئے ۱۲

کلمات سخت کہے، مگر اُس کے باعث مرزا صاحب ہی ہوئے، نہ آتھم کے مقابلہ مین محض غلط اور جھوٹی باتون کا اس قدر شور وغل مچاتے نہ اُن کی توہین کی یہ نوبت پہنچتی، اب مرزا صاحب اُس کے مقابلہ مین حضرت یسوع عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت ضمیمہ انجام آتھم مین لکھتے ہین،

(۱) یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی، (صفحہ ۵ کا حاشیہ سطر ۱۷) دیکھا جائے کہ کیسا سخت الزام دیتے ہین، اور کسی کتاب اور کسی کے قول کا حوالہ نہین دیتے، اس سے ظاہر ہے کہ اپنے خیال کے بموجب محقق شدہ امر بیان کرتے ہین، اور ایک نبی عظیم المرتبت پر یہ الزام لگاتے ہین کہ انھین جھوٹ بولنے کی عادت تھی، یعنی یہ نہین کہ اتفاقیہ ایک دو جھوٹ بولے ہون، بلکہ جھوٹ بولنے کی انھین عادت بیان کرتے ہین، خدا جانے اپنی عمر مین کتنے جھوٹ بولے ہون گے، اور پھر اس سے خدائے تعالیٰ پر یہ الزام کہ اُس نے ایسے جھوٹے کو اپنا رسول بنا کر بھیجا تھا، یہ وہ الزام ہے کہ جس کی وجہ سے خدا اور رسول کی تمام باتون سے اعتبار جاتا رہتا ہے اور شریعت الٰہی لائق توجہ نہین رہتی،

حضرت مسیح پر یہ بدگمانی اُس مشہور قول کی بنیاد پر ہے، یعنی المرأ یقیس علی نفسہ انسان دوسرے کی حالت کو اپنے اوپر قیاس کرتا ہے، یعنی جیسا یہ خود ہے دوسرے کو بھی ویسا ہی سمجھتا ہے، مرزا صاحب کو دعوے نبوت و امامت ہے اور باینہمہ جھوٹ بولنے مین نہایت مشاق ہے، اور بے تامل علانیہ جھوٹ کا انبار لگا دیتے ہین، چنانچہ اُنکے بیشمار جھوٹ دکھائے گئے ہین یہ اُن کے لامذہب ہونے کی پہلی دلیل ہے **دوسرا قول** اُسی ضمیمہ انجام آتھم کے حاشیہ صلا مین حضرت عیسیٰ کی نسبت لکھتے ہین،

(۲) عیسائیون نے بہت سے معجزات آپ کے لکھے ہین، مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہین ہوا، (بھائیو مرزا صاحب کے اس جملہ نے نہایت صفائی سے

بتا دیا کہ حضرت عیسیٰؑ کی نسبت جو کچھ اُنہون نے لکھا ہے وہ اُنکے نزدیک حق بات ہے صرف الزام ہی نہین جیسا کہ مرزائی حضرات کہہ رہے ہین (یہ خوب یاد رہے) یہان یہ بات بھی لائق یاد رکھنے کے ہے کہ مرزا کی یہ حق بات قرآن مجید کے صریح خلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، کہ وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنَاتِ، یعنی ہم نے عیسیٰ بن مریم کو معجزات دئے، پھر صـ۷ مین لکھتے ہین،

(۳) ممکن ہے کہ اپنے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور بیماری کا علاج کیا ہو" یعنی حضرت مسیحؑ کے معجزے سے کوئی مریض کسی قسم کا اچھا نہین ہوا، اگر ہوا تو تدبیر اور علاج سے ہوا، حق بات یہی ہے، یہ قول قرآن مجید کی دوسری آیت کے صریح خلاف ہے، پھر صفحہ مذکور مین لکھتے ہین،

(۴) آپ کے (یعنی حضرت مسیح کے) ہاتھ مین سوا مکر و فریب کے اور کچھ نہین تھا، (یہ بھی اُسی حق بات کے ذکر مین ہے، یعنی پہلے کہہ چکے ہین کہ حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہین ہوا، اب کہتے ہین کہ جو کچھ ہوا اور جسے معجزہ کہا گیا وہ حضرت عیسیٰ کا مکر و فریب تھا (نعوذ باللہ) یہ تو حضرت عیسیٰ کی ہجو تھی، اور نا ملائم صفات ذمیمہ بیان کئے اس کے بعد مہذب گالیان قابل ملاحظہ ہین، لکھتے ہین،

(۵) آپ کا (حضرت عیسیٰ کا) خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے، تین دادیان اور نانیان آپ کی زناکار اور کسبی عورتین تھین، جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا، مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی، آپ کا کنجریون سے میلان اور صحبت شاید اسی وجہ سے ہو، کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری (کسبی) کو یہ موقع نہین دے سکتا کہ وہ اُس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اُس کے سر پر ملے، اور اپنے بالون کو اُس کے پیرون پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لین کہ ایسا انسان کس چلن کا

آدمی ہو سکتا ہے" مرزا صاحب کی یہ گالیان اور بد گمانیان ایک
عظیم المرتبت نبی کی نسبت لائق ملاحظہ ہین، اور اُن گالیون کے بعد آخری جملہ مین اپنی
دانشمندی اور ذاتی خیال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت ظاہر کر کے مخاطبین کو
متنبہ کرتے ہین کہ سمجھنے والے سمجھ لین کہ ایسا انسان جو کسبیون سے اس طرح میل جول
رکھے وہ کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے،

اب حق پسند حضرات اسے بخوبی معلوم کر سکتے ہین کہ جس طرح ص۶ کے جملہ سے نہایت
صاف طور سے معلوم ہوا تھا کہ مرزا صاحب حضرت مسیحؑ کی نسبت جو کچھ کہہ رہے ہین
وہ حق بات کا اظہار کر رہے ہین، اسی طرح اس آخری جملہ سے معلوم ہو رہا ہے کہ جو کچھ
مرزا صاحب لکھ رہے ہین وہ اُن کا ذاتی خیال ہے، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کسبیون
سے ناجائز میل جول رکھتے تھے، اور اُن کا حسب و نسب دونون خراب و ناگفتہ بہ تھا،
(استغفر اللہ) یہ اُن کے دہریہ ہونیکی دوسری دلیل ہے کوئی مسلمان ایسا خیال نہین کر سکتا

اب ذرا غور کیجئے کہ یہان مرزا صاحب نے ایک عظیم المرتبت نبی کو چھ الزام دئے ہین
(۱) مسیحؑ کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی، (۲) حق یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہین
ہوا، (۳) کسی بیمار کو شان نبوت کے فیض سے آپنے اچھا نہین کیا، بلکہ اگر کوئی اچھا
ہوا تو تدبیر و علاج سے اچھا ہوا، اِن الزامون سے بہت بڑھ کر یہ الزام ہے کہ (۴)
حضرت مسیحؑ مکار و فریبی تھے، اور کسی قسم کی خوبی اُن مین نہ تھی، (۵) اُن کا خاندان
نہایت شرمناک کا تھا، آپؑ بدچلن اور عیاش تھے، (استغفر اللہ) مرزا صاحب
کا یہ کمال مناظرہ تھا کہ انبیاے کرام کی ایسی بے حرمتی کرنی جانتے تھے، (واہ ری جرأت)
اب اُن کے مریدین کہتے ہین کہ الزاماً ایسا کہا ہے مگر ہم دریافت کرتے ہین کہ مرزا
صاحب شریعت محمدیہ کے پیرو تھے یا نہ تھے، ... اگر تھے تو اُنہون نے یہ کبیرہ گناہ کیا
کیونکہ شریعت محمدیہ مین یہ ہرگز جائز نہین ہے جیسا کہ بیان ہوا، اور اگر کہو کہ مرزا جدید شریعت

لائے تھے تو وہ شیطانی شریعت ہوگی، خدا کی طرف سے ایسی ناپاک شریعت نہیں ہوسکتی

ہم مرزائیوں سے دریافت کرتے ہیں کہ آپ اس بیہودگی کو الزامی جواب کہتے ہیں اب

اگر پادری اس کے جواب میں یہ کہیں کہ اگر یہ الزامات صحیح ہیں تو قرآن مجید جھوٹا ہے

کیونکہ قرآن مجید تو حضرت مسیحؑ کو ان الزامات سے بری ثابت کرکے انھیں برگزیدہ

خدا اور صاحب معجزات بیان کرتا ہے، اس لئے اس الزام کا نتیجہ یہی قرآن مجید کے

نصوص قطعیہ کا انکار ہوگا، اور اس طریقہ سے ہی مرزا صاحب کا دلی راز ظاہر ہوجائیگا

یعنی مرزا صاحب درحقیقت کلام خدا اور کلام رسول کو نہیں مانتے بلکہ خدا اور رسول

ہی کو نہیں مانتے، مگر ظاہر میں بہت سی باتیں بنا کر کسی وقت ایسی باتیں کرتے ہیں جس سے

انکی دلی حالت ظاہر ہوتی ہے اب قابل تماشہ یہ بات ہے کہ حضرت مسیحؑ کو اسقدر گالیاں دیکر کشتی نوح

کے صہ ۱۶ میں لکھتے ہیں، اور مفسد و مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح

ابن مریم کی عزت نہیں کرتا، (اس کے بعد مرزا صاحب کی جدید تحقیق قابل دیدہی)

بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں، کیونکہ پانچوں

ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں، یسوع کے چار بھائی اور بہنیں تھیں، یہ سب یسوع کے

حقیقی بھائی اور حقیقی بہن تھیں، یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی،، بھائیو! یہ

کیسا حضرت مریم پر افترا، اور آیت قرآنی لَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ کا انکار ہے، باایں ہمہ

قرآن شریف پر ایمان کا دعوے ہے، یہ فریب نہیں تو کیا ہے، ؟ اس کی شرح

دوسرے وقت کی جائے گی اگر کسی مرزائی نے کچھ لکھا، اب یہ کہتا ہوں کہ شاید

مرزائی شریعت میں نبی ماسبق کو گالیاں دینا اور پھر کسی وقت اس سے انکار کردا بھی

نبوت کے لئے ایک شرط ہوگی، الغرض اس بیان سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ حضرت

مسیح علیہ السلام کی نسبت جو کچھ مرزا صاحب نے لکھا ہے وہ انھوں نے اپنے نزدیک

حق بات لکھی ہے، اور اپنا ذاتی خیال ظاہر کیا ہے، اگرچہ اس کے ضمن میں الزام بھی،

ہو جائے، اس بیان کی پوری تائید رسالہ دافع البلا کی عبارت سے اچھی طرح ہوتی ہے کیونکہ اس رسالہ کے آخر[1] مین جو مرزا صاحب نے قرآن مجید سے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو حصور ثابت کر کے انھین عالی مرتبہ ٹھیرایا ہے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہی الزام لگا کر انھین کم مرتبہ قرار دیا ہے، اس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کا یہ کہنا پادریون کے الزام کے لئے نہین ہے، بلکہ اپنی تحقیق اور اپنا دلی خیال بیان کرتے ہین کیونکہ قرآن شریف سے مدعا ثابت کر رہے ہین، پادریون کے الزام مین تو قرآن مجید کا حوالہ بیکار ہے، اُن کی بعثہ عبارت اور اُس کا نتیجہ حاشیہ پر دیکھنا چاہیئے، اور اگر مان لیا جائے کہ مرزا صاحب یہ الزامات الزاماً دیتے ہین تو اُن پر یہ الزام ضرور آئے گا کہ وہ نصوص قرآنیہ کے منکر ہین، اس بیان کا حاصل یہ ہوا کہ مرزا صاحب حضرت مسیحؑ کو ایسا ہی سمجھتے ہین جیسا اُنھون نے اپنے بیان سے ظاہر کیا ہے، اب اس خیال کے ساتھ اُنھین نبی کہنا اور کہین اُن کے نام پر حضرت کا لفظ زیادہ کر دینا صرف عوام کو فریب دینے کی غرض سے ہے، اور قرآن مجید کو کلام الٰہی کہنا بھی اسی غرض سے ہے،

بھائیو ذرا غور کرو، جس کے ہاتھ مین مکر و فریب کے سوا اور کچھ نہو جس کے چال چلن ایسے ہون جیسے حضرت مسیح کے مرزا صاحب نے بیان کئے ہین وہ نبی کیسے ہو سکتا ہے، نبی کی بڑی شان ہے، وہ خلق کے ہادی گناہون سے معصوم ہوتے ہین، اگر وہ خود علانیہ گناہون مین مبتلا ہون تو اُن سے ہدایت نہین ہو سکتی، اور وہ ذات مقدس ایسے فساق کو اپنا برگزیدہ رسول ہرگز نہین بناتا، ایسے بدچال و چلن بیان کر کے اُنھین نبی کہنا دہریون کو مذہب پر مضحکہ کا عمدہ موقع دینا ہے، وہ علانیہ

---

[1] دافع البلا کی عبارت یہ ہے۔ لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ مین دوسرے راستبازون سے بڑھکر ثابت نہین ہوئی، بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہین پیتا تھا، اور کبھی نہین سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اُس کے سر پر عطر ملا تھا یا پاؤن

کہین گے کہ دیکھو ان کا خدا ایسے بدچلن لوگون کو اپنا رسول بنا کر بھیجتا ہے، اس قسم کی باتین
مرزا صاحب کی بہت ہین، جو فیصلہ آسمانی وغیرہ مین بیان کی گئی ہین یہ باتین کمال یقین
دلاتی ہین کہ دراصل مرزا کا کوئی مذہب نہ تھا، در پردہ دہریون کے موئد تھے، مگر
مسلمانون کو فریب دینے کے لئے بہت کچھ اس کے خلاف اپنا عقیدہ ظاہر کیا ہے،
اور اپنے اقوال سے انکار کر کے علمائے دین کو مفتری کہا ہے، چنانچہ اوپر گذرا، اسی طرح حضرت
سرور انبیا علیہ الصلوۃ والثنا کی بہت تعریف کی ہے اور کہین توہین کی ہے،

اس کے بعد مرزا صاحب اپنے گالیان دینے کی وجہ ضمیمہ کے صہ۸ مین بیان کرتے
ہین، کہ پادریون نے ناحق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیان دے کر ہمین آمادہ کیا
کہ ان کے بیوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں" یہ طرز بیان بھی اس کو ظاہر کرتا ہے
کہ حضرت مسیح کی نسبت جو یہودہ بیان اور شرمناک حالات بیان کئے ہین وہ حضرت
مسیح کا واقعی حال ہے، مگر اس کا بیان و اظہار اس وجہ سے ہوا کہ پادری نے ہمارے
پیغمبر برحق کو برا کہا" اس کا جواب اوپر دیا گیا اور دوسرا جواب یہ ہے، وہ تو کافر ہین
حضرت سرور انبیا علیہ السلام کو نہین مانتے اس لئے انہون نے گالیان دے کر
اسفل السافلین مین اپنی جگہ بنائی، مگر ہم تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا سچا رسول
مانتے ہین، ہم انھین گالیان کیون کر دے سکتے ہین، اسلام تو ہمین یہ تعلیم کرتا ہے
کہ جو انھین برا کہے وہ مسلمان نہین ہے، انبیا علیہ السلام کو گالیان دینا کسی طرح جائز
نہین ہے، یہ صریح چالبازی ہے کہ ہمارے پیغمبر علیہ السلام کو گالیان دلوائین اور
پھر دوسرے پیغمبر کے گالیان دینے کا حیلہ نکالین،

اس کے سوا ایک فریب اور ملاحظہ کیجئے، جب انھین خیال ہوا کہ نہیں مسلمان
یہ کہین گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہم پیغمبر مانتے ہین، ان کی تعریف قرآن مجید مین
بہت آئی ہے، انھین مرزا صاحب گالی دیتے ہین، یہ کیا بات ہے، اس کا جواب صہ۸ کے

حاشیہ میں اس طرح دیتے ہیں،

مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالےٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا، اور پادری اس بات کے قائل ہیں کہ یسوع وہ شخص تھا جس نے خدائی کا دعوے کیا یعنی ہم نے یسوع کو گالیاں دی ہیں، وہ پیغمبر نہیں تھے، ان کا ذکر قرآن شریف میں نہیں ہے، مگر یہاں تو وہ مثال صادق آگئی کہ "درد نگوید را حافظہ نباشد" کیونکہ یہاں تو لکھتے ہیں کہ یسوع کی خبر قرآن میں نہیں ہے، یعنی قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ اور مسیح کا ذکر ہے اور انھیں خدا کا رسول کہا ہے، یسوع کا ذکر نہیں ہے، مگر خود ہی اپنے رسالہ توضیح المرام کے صہ ۳ میں لکھتے ہیں،

دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں" اس کا حاصل یہی ہوا کہ مسیح بن مریم اور عیسیٰ اور یسوع ایک ہی شخص ہے، اب مرزائی جماعت بتائے کہ جب یسوع اور عیسیٰ اور مسیح ایک ہی بزرگ کا نام ہے تو یہ کہنا کہ یسوع کی خبر قرآن شریف میں نہیں ہے کیسا صریح جھوٹ ہے، کیونکہ جب یسوع حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کا نام ہے تو حضرت عیسیٰ اور مسیح کا ذکر ہونا بعینہ یسوع کا ذکر ہے، اور حضرت یسوع کو گالیاں دینا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دینا اور ایمان کو تباہ کرنا ہے،

ناظرین اس کو ملاحظہ کریں کہ پہلے حضرت مسیح کو گالیاں دیں اور بہت کچھ کہا اب اس الزام سے بچنے کے لئے ایک صریح جھوٹ بولتے ہیں، اور مسلمانوں کو فریب دیتے ہیں، اور یہ وہ جھوٹ ہے جس کا ثبوت اُن ہی کے کلام سے ہمنے دیکھا دیا، کیا اب بھی حضرات مرزائی ہمارے بیان کی صداقت پر ایمان نہ لائیں گے، اور ایک صریح جھوٹے اور انبیاء علیہم السلام کے دشمن کی پیروی نہ چھوڑیں گے،

بھائیو! مرزا صاحب نے صرف حضرت مسیح ہی کی بے حرمتی نہیں کی، بلکہ اور انبیا کی بھی کی ہے، حضرت داؤد علیہ السّلام کی نسبت اُن کا قول ملاحظہ کریں،

معیار المذہب کے صفحہ ۸۰ میں لکھتے ہیں،

یسوع (یعنی حضرت عیسیٰ) کے دادا صاحب داؤد نے (۱) تو سارے بڑے کام کئے، (۲) ایک بے گناہ کو اپنی شہوت رانی کے لئے فریب سے قتل کرایا (۳) اور دلالہ عورت بھیج کر اس کی جورو کو منگوایا، (۴) اور اس کو شراب پلائی، (۵) اور اس سے زنا کیا، (۶) اور بہت سا مال زناکاری میں ضائع کیا، انتہیٰ، یہاں مرزا صاحب حضرت داؤد علیہ السلام پر نہایت شرمناک چھ الزام قائم کرتے ہیں اور خدا سے نہیں شرماتے،

برادرانِ اسلام! مرزا صاحب کی اس بے تہذیبی اور زبان درازی اور رسول برحق کی بے حرمتی کو دیکھیں، اور خدا کے سچے رسول کی بے حرمتی پر نظر کریں، اور خوب دل میں غور کریں کہ جس شخص کے قلم سے نہایت بیباکانہ طور سے ایسی فحش گالیاں اور اس طرح کے شرمناک الزامات ایک رسول خدا کی نسبت نکلیں وہ کس خیال اور کیسے چلن کا آدمی ہو سکتا ہے، اور اس کو پیش نظر رکھ کر محمدی بیگم کے واقعہ کو دیکھیں تو اس سے نتیجہ نکالیں کہ اس کی بنیاد کیا ہوئی ہوگی، مجھے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں،

بعض پکے مرزائی یعنی پورے دہریہ قرآن مجید پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ حضرت داؤد پر یہ الزامات قرآن مجید سے ثابت ہیں، مگر درحقیقت خدا اور رسول پر یہ الزام ہے اور اہل اسلام کو خدا اور رسول سے بدگمان کرنا ہے، جب نبی ایسے شنیع افعال کرے جس کو ہر کہہ ومہ برا کہیں اور کرنے والے کو نہایت برا جانیں تو مخلوق کا ہادی کون ہوگا، اور انبیا کی صداقت پر یقین کیونکر ہو سکیگا، جو شخص ایسے شنیع افعال کرے جیسے اوپر مذکور ہوئے پھر اسے جھوٹ بولنے میں کیا تامل ہوگا، اپنی عزت و آبرو بڑھانے کے لئے، غرضکہ قرآن مجید میں ہرگز یہ مضمون نہیں ہے، سورہ ص ع ۲ میں حضرت داؤد کا ذکر دیکھو، اور تفسیر کبیر میں اس کی شرح ملاحظہ کرو،

توہین کا نمونہ کچھ اور ملاحظہ کیجئے، تحریر سابق سے معلوم کیا ہوگا کہ مرزا صاحب نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت بیان کی ہے، مگر ازالۃ الاوہام میں اُن ہی کی نسبت لکھتے ہیں کہ حضرت یحییٰ نے یہودیوں کے بزرگون کو سانپون کے بچے کہہ کر اُن کی شرارتون اور کارسازیون سے اپنا سر کٹوایا، حضرت یحییٰ ایک عظیم المرتبت خدا کے رسول ہیں اور ایسے عالی مرتبہ رسول ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خاص طور سے سورہ مریم کے پہلے رکوع میں نو خوبیاں بیان کی ہیں، جن کی تفصیل تفسیر کبیر میں اچھی طرح کی ہے، اُن کی نسبت اوّل تو یہ الزام دیا کہ اُنھوں نے یہود سے بدزبانی کی، دوسرے یہ کہ آپ کی شہادت کو نہایت حقارت اور بے ادبی سے یہ کہا کہ اپنا سر کٹوایا، نہایت معمولی شخص جو کسی بدچلنی کی وجہ سے مارا جائے اُس کی نسبت یہ جملہ بولا جاتا ہے، مگر مرزا صاحب ایک نہایت عالی مرتبہ نبی کی نسبت وہ جملہ لکھ رہے ہیں، اُن کے یہ الفاظ صاف شہادت دیتے ہیں کہ اُن کے قلب میں انبیا کی عظمت بالکل نہیں ہے، اور اگر کسی مقام پر کوئی تعظیمی لفظ کہا ہے وہ مسلمانوں کو فریب دیا ہے، اس بیان سے تین انبیا کی توہین ثابت ہوئی، حضرت عیسیٰ، حضرت داؤد، حضرت یحییٰ علیہم السلام، اب میں اُن کا ایک الہام بیان کرتا ہوں جس میں حضرت آدم سے لے کر حضرت سرور انبیا علیہم السلام تک تمام انبیاء کی کمال توہین کی ہے خصوصاً حضور سرور انبیاء علیہ السلام کی، حقیقۃ الوحی میں وہ اپنا الہام بیان کرتے ہیں، لولاک لما خلقت الافلاک یعنی مرزا صاحب اپنی قطعی وحی (جسے وہ مثل قرآن مجید کے یقینی کہتے ہیں) یہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے خطاب کرکے فرمایا کہ اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمان و زمین پیدا نہ کرتا، اس کا حاصل یہ ہوا کہ تمام جہان یعنی اولیاء، انبیا صلحا، عام انسان سب تیرے طفیلی ہیں، تیری وجہ سے انبیاء، اولیاء کا وجود ہوا، اور اُن کو کمالات نبوت و ولایت ملے، اگر تو نہ ہوتا

تو نہ کوئی ولی ہوتا نہ نبی ہوتا، اب اس توہین کی انتہا ہے کہ ایک مغل زادہ تمام انبیاء کرام اور خصوصاً سرور دو جہان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا طفیلی کہے مسلمانو کیسے غضب کی بات ہے کہ ایک چمار بھیک مانگنے والا شہنشاہ کو اپنا طفیلی بتائے اور اس دعوے اور لن ترانی کے بعد اُس کے چیلے مسلمانون کو یہ فریب دین کہ مرزا صاحب کو یہ کمالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال پیروی اور اُن مین فنا ہوجانے کی وجہ سے ملے ہین، مسلمانو! ایسے دہریہ فریبی سے بچو، اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے اور اس علانیہ فریب سے بچائے،

(صحیفہ محمدیہ کا تیسرا مضمون)

مسیح قادیان کا عالم برزخ مین واویلا

ناظرین! گذشتہ مضامین مین اگر غور کیا ہوگا تو بالضرور معلوم فرمایا ہوگا کہ مسیح قادیان کے کاذب ہونے کی چار دلیلین اُس مین بیان ہوئی ہین،

(۱) سخت دشمن کے مقابلہ کی پیشین گوئی جھوٹی ہوئی، اور مرزا صاحب نہایت ناکامی اور ذلت کی موت سے مرے، اور قرآن مجید کے نص قطعی کے بموجب جھوٹے ثابت ہوئے، وہ نص قرآنی لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ایسا گمان ہرگز نہ کر کہ خدا تعالیٰ اپنے رسولون سے وعدہ خلافی کرتا ہے، جب مرزا صاحب کی پیشین گوئی سے وعدہ خلافی ثابت ہوئی تو یقینی طور سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب اپنے دعوے مین جھوٹے تھے،

(۲) بعض پیشین گوئیون مین فریب آمیز شرطین لگائین (۳) تمام انبیاء کی سخت توہین کی، جو اسلام کے بالکل خلاف ہے، (۴) اُس کے بیان مین جھوٹ

بولا، صریح فریب دیا، اُن نمبروں کو اچھی طرح پھر دیکھئے، جو مین کہہ رہا ہون یہ بالکل صحیح ہے، اور یہ ایسی سخکم باتین ہین کہ کوئی مرزائی ان کا جواب ہرگز نہین دے سکتا اگر کسی کو دعوے ہو تو سامنے آئے،

اب مین اُن دلائل اور براہین کے علاوہ جو لکھے جا چکے ہین ایک جدید بات پیش کرتا ہون، جس سے مرزا صاحب کی حالت کا گویا معائنہ ہو جائے گا، اور قادیانیون کو اُس پر ایمان لانا ہوگا، کیونکہ مرزائی حضرات اپنے احباب سے پہلے بہت کہا کرتے تھے کہ مرزا صاحب کے باب مین استخارہ کرو، خواب مین مرزا صاحب کی صداقت معلوم ہو جائے گی، اس لئے مین بعض نیک حضرات کے چند خواب نقل کرتا ہون جس سے مسیح قادیانی کی پوری حالت معلوم ہوتی ہے، مین امید کرتا ہون کہ جنھین راستی اور طلب حق سے کچھ بھی واسطہ ہے وہ اس حالت کو معلوم کر کے مرزائی جماعت سے ضرور علیحدہ ہون گے، اور اُن کو امام اور مجدد ماننے سے توبہ کرین گے وہ عبرتناک خواب حسب ذیل ہین جن کو مین محض خیر خواہی کی غرض سے مشتہر کرتا ہون

پہلا خواب

شہر مونگیر مین ماسٹر خدا بخش ایک نہایت ذاکر اور شاغل شخص ہین معمولی کسب حلال کے بعد وہ اکثر یاد خدا مین مشغول رہتے ہین اور ہر قسم کے جھگڑون سے علیحدہ ہین، آپ اور مونگیر کے حکیم خلیل احمد سے بڑا ربط تھا اُنکے قادیانی ہونے کے بعد کا واقعہ وہ اس طرح بیان کرتے ہین، ایک روز کا واقعہ ہے کہ ہم اُن کے مطب مین گئے، ہم سے اُن سے کچھ مذہبی گفتگو ہوئی، اُنھون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ممات کا مسئلہ چھیڑ دیا، کچھ دیر تک اس پر گفتگو رہی، آخر مین ہمارے اُن کے اس بات پر فیصلہ ٹھیرا کہ تم بھی استخارہ کرو اور ہم بھی استخارہ کرین، معلوم نہین اُنھون نے استخارہ کیا یا نہین، لیکن ہمنے جو استخارہ کیا تو خواب مین یہ دیکھا کہ حکیم خلیل سور چرا رہے ہین پہلے اس خواب کو ہمنے اُنکے

بڑے بھائی حکیم سلطان سے کہا اس کے بعد حکیم خلیل سے گزارش کیا اور یہ کہا کہ ہم بلا تعصب حقا اور ایمانًا گزارش کرتے ہین آپ اس کو مانئے یا نہ مانئے لیکن ہم ایمان سے کہتے ہین کہ ہم نے خواب مین یہ دیکھا ہے کہ آپ سؤر چرا رہے ہین، اس پر حکیم خلیل نے کہا کہ ہان ہم کو بھائی صاحب سے بھی معلوم ہوا تھا، یہ کہہ کر چپ ہو گئے، ہم نے دیکھا کہ اس وقت اب زیادہ چھیڑ چھاڑ کرنا مصلحت نہین ہے، ہم بھی گھر چلے آئے، یہ خواب کیسا سچا ہوا کیونکہ برابر دیکھا جاتا ہے کہ حکیم خلیل کے پاس اکثر قادیانی جمع رہتے ہین اور حکیم صاحب گمراہی سے ان کا خوب پیٹ بھرا کرتے ہین،

دوسرا خواب

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ ہم عبد العزیز کے نکاح مین اٹہ آباد گئے تھے، وہان سے واپسی بانکی پور بضرورت ٹھیر گئے، رات کے وقت خواب مین دیکھتے ہین کہ ایک عورت ہاتھ مین گوشت کا لوتھڑا لئے کھڑی ہے، ہم نے پوچھا کہ یہ گوشت کس چیز کا ہے، اس نے کہا سؤر کا ہے، ہم نے کہا کہ کیا کرے گی، کہا کہ عبد الماجد کے منہ پر ماریں گے، ہم نے کہا کیون؟ اس نے کہا کہ مرزا غلام احمد کو نبی کہتا ہے، اس خواب کا تذکرہ ہم نے پوربنی کے بعض لوگون سے کر دیا تھا، یہ دونون خواب تو ایک صالح شخص کے تھے جس کو مرزا صاحب کی طرف نہ رجحان تھا اور نہ کوئی تعصب اور عناد، اب اور بھی چند خواب ہین وہ بھی ملاحظہ کئے جائین،

تیسرا خواب

یہ خواب بھی ایک ثقہ شخص کا ہے، یعنی جناب حاجی سید عبد الرحمن صاحب کا جنہون نے بفضلہ تعالیٰ چار حج کئے، اور زمانہ دراز تک مجاور رہے مدینہ طیبہ زاد اللہ شرفہا کے مشرف رہے، ان کا بیان ہے کہ جس زمانہ مین مولوی نظیر احسن صاحب رسالہ مسیح کاذب کی تالیف شروع کر چکے تھے، اور ہم اس مسودہ کے اجزا کو صاف کرتے جاتے تھے، انھین دنون ایک رات کو ہم اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو ان کو اپنی جانب سے نہایت برافروختہ پایا، اور وہ فرمانے

لگے کہ تونے تصویر بنانا کس سے سیکھا، مین نے کہا کہ ہم نے تو کبھی تصویر کسی جاندار کی بنائی نہین ہے، اور مین جانتا ہون کہ یہ گناہ ہے اس پر اُنہون نے اجزاے مسیح کا ذب کو کھول کر دکھانا شروع کئے تو واقعی جہان جہان مرزا غلام احمد کا نام تھا وہ بالکل نصف صورت گردن تک کی بشکل سور بلا التکلف نمایان تھی اب جہان تک ہم ورق اُلٹتے جاتے ہین مرزا صاحب کا نام بشکل سور ظاہر ہوتا جاتا ہے، مجھکو سخت حیرت اور تعجب ہوا، اور گھبراکر آنکھ کھول دی، اور جاگ اُٹھا اور استغفار مین مشغول ہوگیا، اور دوسرے روز صبح کو ہمنے یہ خواب حضرت اقدس عم فیضہم اور دوسرے احباب سے بیان کر دیا،

چوتھا خواب

حبس بین مولوی حکیم محمد حسین صاحب کی تحریر اور اُن کا خواب ہے

اما بعد خداے وحدہ لاشریک کو واحد اور ہر قلیل وکثیر کا دانا وبینا جان کر محض مسلمانون کی خیر خواہی کے لئے اپنا واقعہ بیان کرتا ہون، جھوٹ بولنے والے کے لئے جو مواعید ہین اُنکے علاوہ خاص جھوٹے خواب بنانے والے کے لئے جو جو وعیدین احادیث نبویہ مین وارد ہوئی ہین وہ بھی پیش نظر ہین،

مجھکو اپنے خواب پر بفضلہ تعالے اس قدر وثوق ہے کہ اگر کوئی اُسے غلط ثابت کردے تو بانسور دیپدینے کے علاوہ مرزا صاحب کی سچائی کا معتقد ہو جاؤن گا، اور دوسرے لوگون کو بھی اس مذہب مین داخل کرنے کی کوشش کرنے لگا، حدیث شریف مین وارد ہے کہ اللہ تعالے نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیا علیہ السلام کے جسمون کو کھائے، اوکما قال صلی اللہ علیہ وسلم اس بنا پر گو عذاب وثواب قبر کا حال تو معلوم نہین ہوسکتا مگر قبر کھولنے سے نعش کا بجنسہ صحیح وسالم رہنا، کفن کا بوسیدہ نہ ہونا، چہرہ پر انوار و برکات کا ہونا، یہ تو وہ امور ہین جن کو ہر شخص دیکھ سکتا ہے، اگر قبر کھولنے پر مرزا صاحب ایسے نکلین تو مشتہر کیا لاکھون آدمی مرزا صاحب کو نبی مان کر اُن کے دین مین داخل

ہوجائیں گے، ورنہ اگر صورت دوسری ہے تو پھر مرزائیون کو بھی توبہ کرنی چاہیئے ایک تاریخ مقرر کرکے مرزا محمود صاحب مرزا صاحب کی قبر کو کھولوا کر مرزا صاحب کے سچے جھوٹے ہونے کو دکھائیں، اور اگر مرزائی الیسا نہ کرین تو سمجھنے والے سمجھ لین کہ مرزا صاحب کس قدر سچے ہین اور اُن کے ماننے والے اُن کو کس قدر مانتے ہین، مین پھر خدائے ذوالجلال کی قسم شرعی کھاکر کہتا ہون کہ مین سچا ہون، اور جو خواب ذیل مین درج ہے واقعی اُسے مین نے دیکھا ہے، اِس مین کوئی کمی زیادتی نہین ہے،

جب مرزا صاحب نے مسیح موعود، نبی اللہ، رسول اللہ وغیرہ کے دعوی کرکے خلقت کو اُن کی طرف دعوت دی، اور نہ ماننے والے کو بیدین، جہنمی، معذب، قابل مواخذہ، وغیرہ کہا، اور علماے اسلام نے اُن کا نہایت زور سے خلاف کیا مین نے مرزا صاحب کے اقوال اور تحریری پیشین گوئیان دیکھین اور سخت تشویش اور تردد مین رہا، کہ الٰہی مین بھی تیرا ایک بندۂ ادنے ہون تو مجھ پر حقیقت حال منکشف فرمادے، تاکہ مین صحیح اعتقاد پر قائم رہون، مگر مرزا صاحب کی حیات تک میری وہی حالت رہی، اُن کی وفات کے بعد مین نے خواب مین یہ دیکھا کہ مرزا صاحب جب قبر مین چھپائے گئے تو نکیرین نے آن کر سوال اسلام پیش کیا، مرزا صاحب نے نکیرین کو بھی فلسفیانہ جواب دیا کہ انبیاء[1] پر سوال قبر نہین، اور مین بھی نبی موعود اور مہدی ہون اِس واسطے مجھ سے سوال قبر جائز نہین، اور مجکو یہ موت حقیقی نہین ہے، صرف مجازاً انتقل مکانی ہے جو پھر دنیا پر رشد و ہدایت کے واسطے جاؤن گا، اِس پر نکیرین نے بارگاہ احدیت مین عرض کیا کہ الٰہی تو خالق جن و بشر اور جملہ مخلوقات کا ہے تیرے جس قدر بندے فرمانبردار

[1] قرآن مجید کی متعدد آیات اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہو کہ قیامت کے دن خدا سے کفار کے روبرو کفار اور نافرمان اپنی برأت کی وجہ پیش کرین گے اور اُن کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے شہادت طلب ہوگی، اُن شہادتون کے بعد اُن پر عذاب کا حکم ہوگا اسی طرح مرزا صاحب نے سوال و برأت کی لئے عذر پیش کیا اور فرشتے حکم الٰہی کے منتظر ہوئے حکم آنے کے بعد اُنہون نے اپنا کام کیا ۱۲

اور نافرمان دنیا سے مرکر آتے ہین، مطابق اپنے اعمال کے جواب حق یا غلط دیتے ہین،
مگر یہ تیرا کون سا بندہ ہے کہ بجاے جواب کے ہم سے مباحثہ کر رہا ہے اپنے کو نبی کہتا ہے
اس کے بارے مین کیا حکم ہے، فوراً ملائکہ عذاب نے اسباب عذاب کے تشریف لاے
اور حکم ہوا کہ یہ میرا بندہ نہین ہے شیطان کا بندہ ہے جو مدت دراز سے عبارت نفس ہین
حدیث مین تحریف و اجتہاد کر کے دعوے نبوت کا ذریعہ سے دنیا مین لوگون کو گمراہ کرنے
آیا ہے، اس کو بزنجیر عذاب سلسل جگڑ کے اس کی زبان و دل و دماغ اور داہنے ہاتھ
کو بجرم تقریر و اجتہاد و تحریر و تحریف کے زیادہ معذب کرو، اسی وقت مرزا صاحب
گھبرا کے دائین بائین دیکھنے لگے، تو شیطان نے آواز دی کہ اے مرزا ہم تمہارے بہت
ممنون ہین، اور اپنی ذریات کی طرف سے بھی شکریہ ادا کرتے ہین کہ جبتک آپ دنیا مین
رہے ہم بہت عافیت و چین و اطمینان سے سوتے رہے، اور ہماری ذریات کو بھی آرام
تھا، آپ ہماری طرف سے عمدہ کام گمراہی کا دیتے رہے، اور جہلا اور علما، دونون کو
پھانسا، مگر افسوس کہ یہ جگہ ہمارے اختیار سے باہر ہے، ہم سے یہان مدد نہین ہو سکتی
البتہ قیامت کے دن جب آپ ہمارے شامل کئے جائین گے تو اپنی ذریات کے جلوس
کے ساتھ اپنے سے اونچی جگہ پر تعظیم و توقیر کے ساتھ آپ کو رکھین گے، اس کے بعد نیند
ٹوٹ گئی اور بفضلہ تعالے اب قلب کو اطمینان ہے برادران اسلام کی اطلاع کے
لئے اس کو مشتہر کیا۔ (راقم حال رویا عاصی محمد حسین خادم الاطبا حال مقامی ببلی بازار گورکھپور)

حکیم صاحب کا یہ خواب تو بشارتی اس لئے ہے کہ آپ کو رجحان مرزا صاحب کی طرف
ہو گیا تھا، مگر خدا کے فضل نے ان کی دستگیری کی، اور اس ہلاکت سے انھین بچا لیا
اور یہ بھی امید ہے کہ جو ناواقف طالب حق ان کے دام مین گرفتار ہو گئے ہین وہ اس
خواب کو معلوم کر کے اپنی غلطی پر متنبہ ہون گے، اور باطل پرستی سے توبہ کرین گے خصوصاً
وہ حضرات جو ابتک کہتے ہین کہ مرزا صاحب کے بارے مین استخارہ کیا جائے اس کی حقانت

معلوم ہوجائے گی، اس پر بھی خوب نظر کرین کہ یہ خواب کسی معاند کا نہین ہی، اُس ذی علم کا ہے جس کا رجحان اُن کی طرف ہوگیا تھا، اب چند نام اُن بچے مسلمانون کے لکھے جاتے ہین جنھون نے بیجا غیرت و حمیت کا خیال نہین کیا، اور عرصہ تک مرزا صاحب کو سچا مان کر اُن کے معتقد رہے، اور اب حقیقت حال معلوم کرکے مذہب قادیانی سے توبہ کی، اور سچے مسلمان ہوگئے، اللہ تعالیٰ اُن کی قوت ایمانی کو زیادہ کرے،

پانچون و چھٹا خواب

جو نہایت عبرتناک ہی

میرا نام سید عبدالغفار ہے، مین نے قبل اس کے قادیانی مذہب اختیار کیا تھا باغوائے حکیم خلیل وغیرہ کے، اور انھین کے یہان رہتا تھا، اور اُن کے مطب مین سوتا تھا، مگر ہمارے ہم جنس لوگ ہمکو گمراہ خیال کرکے برابر یہ کہتے تھے کہ یہ قادیانی ہوگئے ہین اس پر ہمکو بہت ندامت اور شرم معلوم ہوتی تھی، ہم نے خداوند کریم کی درگاہ مین التجا کیا کہ اے خداوند تعالیٰ اگر یہ قادیانی ٹھیک اور درست ہے تو تو ایسا مجکو خواب مین دیکھا، اور اگر غلط ہے اور قدیم دین محمدی صحیح اور درست ہو تو ویسا خواب دکھا، یہی دعا کرکے اور درود شریف پڑھتا ہوا سوگیا، قریب تین بجے رات کے خواب مین ایک بزرگ بشکل نورانی غضبناک عصا ہاتھ مین لئے ہوئے میری طرف آتے ہوئے نظر آئے، مین نے اُن کو بغور دیکھا، دیکھتے ہی میرے قلب مضطر کو ایک قسم کی فرحت ہوئی، مگر ساتھ ہی اُس کے خوف زدہ ہوا، بعد ایک منٹ کے میرے بہت قریب آگئے، مین نے اُن کو سلام علیک کیا، اُس کے بعد اُنھون نے جواب دیا اور فرمایا کہ تم اس مذہب قادیانی کو اختیار کئے ہو، یہ مذہب تم اور تمہارے گروہ کو جہنم کی راہ دکھائے گا، اور یہ مذہب بالکل باطل اور خراب ہی، مین تمکو بغرض خیرخواہی سمجھانے آیا ہون کہ تم اس مذہب سے تائب ہوکر مذہب اسلام حقہ مین چلے آؤ، اگر میرے کہنے پر عمل نہین کروگے تو یاد رکھو کہ یقینی جہنمی ہوگے، مین تمہارے پاس نہین آیا، مگر تمہاری التجا درگاہ باری مین ایسی ہوئی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ اس عجیب

کو سمجھا کر راہ برحق کیطرف متوجہ کردو، اب مجکو زیادہ فرصت تم سے گفتگو کی نہین ہی
یہ فرما کر وہ نظر سے غائب ہو گئے، اُس کے بعد مین جاگ گیا اور صبح کی نماز پڑھکر مین نے
اپنے چند آدمیون سے خواب بیان کیا، اُن سب نے تعبیر اس کی یہ کی کہ یہ خواب صاف طور
سے مرزا غلام احمد صاحب کی صداقت[1] بتلا رہا ہے، یعنی تمنے اپنی زندگی بھر مین کسی
بزرگ کو خواب میں نہین دیکھا، لیکن یہ ایک ایسا مذہب صادق ہے کہ اس مین آتے
ہی بعد تھوڑے دنون کے بزرگون سے بشارت ہونے لگی، ہم کو اُن کی راے اور کلام
فریب آمیز پسند آیا اور خواب کا کچھ خیال نہین کیا، اور اُسی مذہب کاذب پر قائم رہے
جس طرف مین جاتا تھا اُس طرف سے یہی صدا میرے کانون تک آتی تھی کہ تو نے میرے
کہنے پر عمل کیون نہ کیا، جس پر بھی اپنے رنگ کاذب مین رنگا رہا، اُسی زمانہ تذبذب
مین میرا جانا کسی ضرورت سے موضع آصف پور گڑھرا کا ہوا، چونکہ میرا وہان نانہال ہے،
گڑھرہ پہنچتے ہی میرا یہ خیال ہوا کہ اگر یہان شب کے لئے کہین جگہ تخلیہ کی ملی تو پھر درگاہ
باری مین دوبارہ ملتجی ہوکر مذہب کی صداقت کا التجا کرتا، خدا کی شان ایسی ہوئی کہ مجکو
تنہا ایک کمرہ مین جگہ ملی، بعد فارغ ہونے حوائج ضروری سے عشا کی نماز ادا کی اُس کے
بعد دعا مانگتا ہوا اور درود شریف پڑہتا ہوا سو گیا، شب کو قریب ڈہائی بجے کے مین نے
دیکھا کہ چند اشخاص میری طرف چلے آرہے ہین، منجملہ اُن اشخاص کے وہ بزرگ بشکل نورانی
بھی ہین اور اُن کے شامل ایک شخص ہے کہ اُس کے لباس پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا تھا
کہ ایک ملیچھ کے لباس مین ہے، یعنی اُس کے کپڑے ایسے میلے تھے اور جسم سے ایسی بدبو

[1] مسلمان مرزائیون کے اس کھلے ہوئے فریب کو دیکھین کہ خواب مین صراحۃً وہ بزرگ مرزا صاحب کے مذہب کو صریح جھوٹا بتا رہے ہین مگر یہ کاذب پرست اُسی علانیہ فریب دیتے ہین اور اُس خواب سے مرزا صاحب کی صداقت ثابت کرتے ہین یہان حیرت یہ ہی کہ خواب دیکھنے والا بھی جھوٹون کی بدصحبت مین ان بزرگ کے سچے قول پر نظر نہین کرتا اور اُن کی [illegible] اچھا خیال کرتا ہے [illegible] ایسے لوگ بہکے ہین اور ان گمراہون کی صحبت کا اثر اور ظلمت اُسے اندھا کر دیتی ہے

اور جو وہ کہتے ہین اُسے یہ مان لیتا ہے ۱۲

آتی تھی کہ طبیعت اُس سے متنفر ہوتی تھی، علاوہ اس کے دست و پا زنجیر سے جکڑے ہوئے
دو شخص دائین بائین تکلیف دیتے ہوئے، اور اذیت پہونچاتے ہوئے آرہے ہین اور
بغور دیکھنے سے پیشانی پر اُس مقید کے پھٹکار برستی ہوئی نظر آئی، اور گلے مین طوق برنگ
سرخ نظر آیا، اور وہ بزرگ جو بشکل نورانی تھے مودب ہوکر مین ٹھہرا تا ہوا اُن کے
پاس گیا، اور سلام علیک کیا، اُنہون نے اُس کے جواب سے سرفراز کیا اور ساتھ ہی اُس کے
یہ کہا کہ یہ شخص جو مقید ہوکر تمہارے پاس آیا ہے اُس کو پہچانتے ہو یا نہین؟ مین نے
جواب دیا کہ کسی قدر یہ مرزا غلام احمد صاحب کے فوٹو سے ملتا ہے اُس پر اُن بزرگ نے
فرمایا کہ ہان یہ وہی شخص ہے جس کو تم اور تمہاری جماعت مسیح موعود اور مہدی آخر الزمان
مانتی ہے، دیکھو جھوٹے مسیح کی ایسی ہی حالت ہوتی ہے، تم اور تمہاری جماعت کی بھی حالت
ہوگی، اگر توبہ نہ کروگے،

ایسی حالت مین تم اور تمہاری جماعت[۵۱] کو لازم ہے کہ اس مذہب باطل سے تائب
ہوکر مذہب حقانی کو اختیار کرے، مین تمکو پھر بہ نظر شفقت و ہمدردی کے سمجھانے آیا ہون
مین تمسے اُس وقت زیادہ تر خوش ہون گا جس وقت تم کو مشرف باسلام پاؤنگا، اب
مین جاتا ہون، مجکو زیادہ فرصت نہین ہے، پھر سلام علیک وغیرہ ہوا اور وہ بزرگ
فی امان اللہ ارشاد فرماتے ہوئے تشریف لے گئے، اُس کے بعد مین ڈر اُٹھا، نیند جاتی
رہی، اُٹھتے ہی مین نے توبہ استغفار کی اور وہان کے چند اپنے اقربا سے دونون خواب
کو بیان کیا، اُن لوگون کی یہی رائے ٹھہری کہ کسی ایسے بزرگ کے سامنے توبہ کرنا چاہئے کہ
جو مذہب حقانی کا خلیفہ ہو، اور اُنھین سے بیعت بھی حاصل کرنا چاہئے، دو تین روز اور
وہان رہ کر مین اپنے مکان موضع پہاڑپور آیا، اور اپنے والدین اور اقربا کو خواب کی حالت
سے مطلع کیا، اُن لوگون کی بھی یہی صلاح ٹھہری کہ بیعت ہوجانا چاہئے، اور اس مذہب کو

[۵۱] دیکھنا چاہئے کہ تمام مرزائی کو ہدایت ہورہی ہے، خواجہ کمال ہون یا مرزا محمود ۱۲

چھوڑنا مناسب ہی، مین اسی تلاش مین رہا کہ جیسے بزرگ کو خواب مین دیکھا ہے اگر ویسے ہی راہبر مل جائین تو مجکو بیعت حاصل کر لینے مین عذر نہین ہے، یہ سب امور خیال کر کے مونگیر آمدۂ ایمان میرے بدانست سوائے حضرت مولٰنا و مرشدنا مولوی سید محمد علی صاحب دام فیضہم کے دوسرا نظر نہین آیا، اس واسطے مین اُن کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوا، مین نے بعینہ قریب قریب اُن ہی بزرگ کی سی پیشانی منور پائی اور بیعت حاصل کیا، اور مذہب باطل سے تائب ہوا، اِس واسطے برادران اسلام کو مین اپنی حالت سے آگاہ کرتا ہون تاکہ وہ ان موذیون کے دام فریب سے محفوظ رہین، اور جو دام مین آگئے ہین وہ اُس فریب سے نکلین،

بھائیو! اِس خواب کو عبرت کی نگاہ سے دیکھو، اور غور کرو، یہ خواب بھی اُس شخص کا ہے جس کو مرزا صاحب سے عداوت نہین تھی، بلکہ اُنھین سچا مان چکا تھا، مگر صداقت کی طلب تھی، اِن کو دیکھو اور خدا سے ڈر کر کہو کہ اِن خوابون سے مرزا صاحب کی کیسی حالت معلوم ہوتی ہے، اور جو حضرات ناواقفی سے یا فریب ہی سے اُنھین مان گئے ہین وہ اپنی جانون پر رحم کر کے اِس باطل مذہب سے توبہ کرین،

سوالات عوام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ونستعینہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سپر چشمہ مکرمت، منبع فضیلت سلمہ، السلام علیکم وعلی من لدیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ، نہایت ہی مسرت اور ابتہاج کے ساتھ اِن پریشان سطور کو پیش کرنے کی عزت حاصل کرتا ہون، آپ کا رسالہ ہدیہ عثمانیہ اول سے آخر تک دیکھا گیا نہایت ہی جامع رسالہ ہے جو مرزا صاحب اور اُن کے مرید رشید خواجہ صاحب کے کذّاب الناس ہونے پر دلیل واضح ہے، اور یہ کہنا ہرگز بے جا نہ ہوگا کہ ایک منصف عاقبت اندیش اِس کو دیکھ کر ہرگز ہرگز مرزا صاحب کا معتقد نہیں رہ سکتا، اور قابل فخر ہے وہ بزرگ جس نے اُس کی اشاعت مین خاص طریق پر حصہ لیا، اور بفحوائے

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ شکرگذار ہونا میری سعادت ہے فجزاھم اللہ
اَحْسَنَ الْجَزَاءِ، اِس وقت ہمارے محترم بزرگ نے ترک مرزائیت پر کچھ عرض کرنے
کی اجازت بخشی ہے، مگر افسوس مجبور ہوں، ترک مرزائیت ایک خاصہ ٹائم چاہتا ہے
اور قریب قریب اسی مضمون کا ایک رسالہ زیر تصنیف ہے جو تریاق القلوب اور
ازالہ کے فراہم ہونے پر واضح ہوگا، دعا فرمائیے کہ اللہ تعالےٰ توفیق نیک دے آمین،
ہاں اثناء عرض کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ چند سے ایک خواب اور مرزا صاحب کے
متضاد اور متباین اقوال ترک مرزائیت کا باعث ہوئے مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَلَا
مُضِلَّ لَهٗ اللہ تعالےٰ استقامت بخشے آمین، زمانہ مرزائیت میں جبکہ خادم بغرض
تکمیل تعلیم لاہور گیا اور علاوہ ان معرکۃ الآرا تجربوں کے حسب ذیل خوابات سے بھی
مشرف ہوا۔ وھو ھذا:

وَلَا تَكْتُمُوا الْحَقَّ

(۱) ایک جمہور کو بلند مینار پر چڑھتے اور اترتے دیکھتا ہوں، مگر آہ! ایک میں ہوں جو اپنے ارادے میں ناکام ہوں، اور مفلوج کی طرح سسک رہا ہوں، اور جون جون تقدیم کرتا ہوں افتاد ہو جاتا ہوں، (۲) حاجی صاحب ترکی کیاپ مرجنٹ جو ایک پکے حنفی ہیں بحالت نماز رو بقبلہ دیکھتا ہوں، اور میں بحالت نماز روبہ جنوب ہوں، فوری تردد ہوا کہ باوجود میرے احمدی ہونے کے روبہ جنوب ہوں اور حاجی صاحب رو بقبلہ (۳) مقبرہ بہشتی جو مرزا صاحب کا بنا کردہ ہے بغرض فاتحہ خوانی گیا اور دوران فاتحہ میں مرزا صاحب کے سرہانے ایک کتبہ پایا جس پر فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا تھا، (یعنی صاحب قبر مرزا جہنم میں اور اس کے پیرو ہمیشہ جہنم میں رہیں گے) اس اثنا میں مختلف قسم کے پرند چغد اور گدھ کی شکل میں تھے نظر آنے لگے، ترساں ولرزاں باہر ہو نکلا، اور مسجد اقصےٰ جو مرزا صاحب کے والد کی بنا کردہ ہے ابھی اس کے قریب

آیا نہ تھا کہ حاجی صاحب ترکی کیاپ مرحنپٹ کو مدفون پایا، اور اُن کے سرہانے ایک کتبہ سین بورڈ کی شکل، پایا، جس پر جلی حرفون سے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ لکھا تھا (یعنی اللہ تعالےٰ صاحب قبر اور اُس کے پیرو اور ہم خیالون سے راضی ہوا اور وہ سب اللہ سے خوش ہوئے) یہ دیکھکر سخت تعجب ہوا کہ حاجی صاحب یہان کیسے دفن ہین، اور وہ بھی ایسا شخص جو مرزا صاحب کا مخالف ہو، وہ اور اُس پر رضی اللہ عنہ اور مسیح موعود فی نار جہنم! خیال ہوا کہ یہ خواب ہین، بیدار ہوگیا، (۴) سیدنا امام حسین علیہ السلام کو دیکھا، آپ علیہ السلام فرماتے ہین کہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ (یعنی اللہ تعالےٰ توبہ کرنے والون کو دوست رکھتا ہے) جب مین نے اپنی کمزوریون کا اظہار کیا فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا فرماتے ہین، بوجوہ طوالت مفصل بیان نہ کرسکا، رسالہ زیر تصنیف مین موقع ملنے پر واضح کرون گا، وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ،

اب مین ان سطور کو ختم کرتا ہون، اور ادباً تاخیر الوقت ہونے کی معافی چاہتا ہون دعا فرمائے اللہ تعالےٰ کامیابی دے، **گزارش** آخر یہ ہے کہ ایک خط میرے دوست محمد جمال الدین صاحب کے یہان لاہور سے آیا، جس مین اُن کے ایک مرزائی دوست تحریر کرتے ہین کہ ھدیہ عثمانیہ جو ایک حیدرآبادی مولوی صاحب نے لکھی ہے اس سے سخت جھکولے پڑتے ہین، اور سخت متزلزل ہون، اللہ تعالےٰ آپ کو اس مقدس خدمت کی جزاے خیر دے، میرے اپنے ناقص خیال سے یہ وہ کام ہے جو مجددین کا ہوتا ہے، فقط (آپکا مخلص خادم خاکپاے سید المرسلین سید **سراج الدین** کفش توڑ از حیدرآباد۔ دکن)

ناظرین اِن دو تحریرون پر خوب غور فرمائین، جن مین یہ تین خواب بیان ہوئے ہین، اس مین اوّل یہ ملاحظہ کیجئے کہ یہ دونون تحریرین سید اکل رسولؐ کی ہین، کسی اور

معمولی شخص کے نہین، دوسرے یہ کہ دونون صاحب وہ ہین جو مسیح قادیانی کو سچا مسیح موعود مان چکے تھے کسی مخالف اور متردد کے نہین ہین جن مین اُس کے خیال کو دخل ہو سکے، اس پر خوب نظر رہے، تیسرے اس پر نظر کیجئے کہ پہلے خواب مین وہ بزرگ نہایت صاف طور سے قادیانی گروہ کو جہنمی فرما رہے ہین اور یقینی جہنمی کہتے ہین دوسرے خواب مین مرزا صاحب کی کیسی بُری حالت دکھائی گئی ہے کہ اللہ اُس سے پناہ دے، اس خواب مین اس مضمون کے عنوان کو کیسا سچا ثابت کر دیا، چوتھے یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ ایک بزرگ جن کو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا اِن کی زبان نے فیصلہ کر دیا کہ مرزا اور اُن کی جماعت جہنمی ہے، اور سید سراج الدین کے خواب مین تو گویا مرزا صاحب اور اُن کی جماعت کا نوشتۂ تقدیر دکھا دیا گیا، اور اُن کے مخالف کا مرتبہ عالی ہونا ظاہر کر دیا، کیا جماعت احمدی ان باتون پر غور نہ کرے گی، ؟ یہ ایسے عبرتناک خواب ہین کہ کوئی راستباز خدا سے ڈرنے والا اِن پر غور کر کے مرزائی جماعت مین شامل نہین رہ سکتا،

آٹھوان خواب

مضمون نگار اخبار اہلحدیث اپنے ایک عزیز کا واقعہ لکھتے ہین جنکا نام جیون خان ہے، اور تلونڈی موسیٰ خان ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے ہین، یہ صاحب چند سال تک مرزا کی بیعت مین شامل رہے مگر اتفاق سے دسمبر سنہ ۱۹۱۴ء مین بندہ ایکدن اُنکے موضع مین گیا تو چارپائی پر بیٹھے نظر آئے، بہت سے لوگ اِدھر اُدھر بیٹھے ہوئے تھے، السلام علیکم کے بعد بندہ ایک چارپائی پر بیٹھ گیا بات چیت ہونے لگی، مین نے کہا کہ کوئی اخبار قادیان سے آپ کے پاس آتا ہی تو دکھاؤ حیران ہو کر چُپ ہو رہے، مین نے کہا کیا بات ہی، جواب ندارد، اتنے مین ایک صاحب بولے، کہ جی کیا قادیان اور کیا مرزا، سب چھوڑ دیئے ہین، مین نے کہا الحمد للہ، پھر وہی صاحب ماجرا سنانے لگے، اور مرید صاحب (یعنی جیون خان) تصدیق فرمانے لگے

ناظرین غور سے دیکھین، کہنے لگے کہ چند یوم گذرے یہ سب بمعہ بال بچہ اپنے گھر مین سوئے
تھے کہ جیون خان کو خواب آیا کہ بہت لوگ مکہ شریف جا رہے ہین، اور مین بھی اُنکے
ساتھ ہولیا ہون، منجملہ ان کے جناب فالح قادیان امرتسری و مولنا سیالکوٹی
بھی ہین، جس وقت خاص مکہ شریف پہنچے ہین تو سب لوگ نماز پڑھنے لگے ہین،
اور مین بھی نماز کا ارادہ کر رہا ہون، کہ اتنے مین ایک زبردست قوی ہیکل انسان
نے میری گردن آدبوچی، اور لگا بے تحاشہ مارنے، اور جانب چپ و راست کی
پسلیان بھی توڑ ڈالین، اور مین کہتا ہون کہ مجھے کیون مارتے ہو، مین تو نماز پڑھنے
لگا ہون، وہ اور بھی تیزی سے مارنے لگا اور کہنے لگا دیکھ وہ کون ہے، گویا کہ مکہ شریف
کے مشرق کی طرف نگاہ کر کے دیکھ، مین نے کہا مرزا صاحب ہین، کہنے لگا بس
تیرا نبی وہ ہے، اس کا کعبہ اپنا گھر ہے، تو اُدھر کو منہ کر کے نماز پڑھ، مین نے
کہا نہین، مین تو خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے پڑھون گا، پھر اُس نے مجھے اتنا مارا
کہ مین خواب ہی مین بآواز بلند توبہ توبہ کرنے لگ گیا، اور شور و غل مچا دیا کہ تمام
گھر کے آدمیون کو فکر ہو گیا کہ کیا ہوا، سب مجکو جگائے مگر مجھے ہوش نہین، بالآخر اُس
مرد قوی ہیکل نے مجھے کہا کہ توبہ کرو، اس کاذب کے پیچھے نہ جانا ورنہ اتنی سزا ہے کہ تم
برداشت نہ کر سکو گے، مین نے اُن کے روبرو توبہ کی، اور اِدھر سے میرے گھر والون
نے حال پکار کی کہ دیکھو جیون خان کو کیا ہو گیا، تمام محلہ میرے گھر کے اندر آجمع ہوا
میری نیند کھلی تو سب نے حال دریافت کیا، مین نے کہا کہ پہلے مجھے ساری آدمی دباؤ
میرا جوڑ جوڑ ڈھیلا ہو گیا ہے، بعدہ اُن کو مذکورہ واردات سنائی، اور سب کے سامنے
توبہ کی، اب پھر وہ اپنی مسجد کے امام ہین، اگر کسی کو شک ہو تو براہ راست اُن سے
دریافت کر لین، خدائے تعالیٰ سب کو ہدایت دے فقط (ابو الرشید)

اب تو حرم محترم بیت اللہ مین جا کر مرزا کے کذب کا فیصلہ ہو گیا، اب کیا عذر

رہا، مرزائی حضرات جب خود فرماتے تھے کہ خواب مین مرزا صاحب کی صداقت معلوم ہوجائے گی، اسی معیار پر مرزا صاحب کو جانچا گیا، بحمداللہ قدرتی آٹھ شہادتون نے مرزا صاحب کی واقعی حالت کو اظہر من الشمس کر دیا، جس طرح منکوحہ آسمانی کے نکاح مین نہ آنے سے اُن کے کذب پر آسمانی فیصلہ ہوگیا تھا اِن آٹھ خوابون نے اُن کے بدترین حال پر قدرتی شہادتین دیدین، اب جن حضرات کو عالم برزخ مین داویلا کرنا ہو، اور عذاب قبر مین اس طرح مبتلا ہو وہ مرزائے آنجہانی کا پیرو رہے، مین نے اپنا فرض ادا کر دیا، اور خدا نے اُن کے حال کا معائنہ کرا دیا، اب قادیانی فرشتہ کے ذریعہ سے اُن کے خلیفہ کی معزولی ملاحظہ ہو،

(صحیفہ محمدیہ کا چوتھا مضمون)

معزولی خلیفۂ مرزائیان بتجویز فرشتۂ قادیان

خلیفۂ قادیان معزول،

اخیر دسمبر کے جس طرح لکھنؤ اور علیگڈھ مین کانگرسون اور کانفرنسون کے جلسے ہوئے اُسی طرح قادیان اور لاہور مین بھی قادیانی مشین کے دونون پارٹیون کے جلسے ہوئے جس مین مختلف قسم کے رزولیوشن پاس ہوئے جو وقتاً فوقتاً قوم کی فلاح کے لئے دونون فریق شائع کرین گے، ایک اہم اور ضروری تجویز وہ ہے جو لاہور مین مولوی محمد احسن صاحب امروہی (یہ وہی بزرگ ہین جن کو مرزا صاحب آنجہانی اپنا فرشتہ آسمانی کہتے تھے، اِن پر بہت بھروسہ رکھتے تھے، اِن کا ساختہ و پرداختہ منظور کرتے تھے، اس لئے ایسے عالم کے قول پر فیصلہ ہونا چاہئے، اڈیٹر اہلحدیث پرچہ ۱۴ صہ ۳ کالم دوم) نے بطور اشتہار شائع کی ہے، اس مین لکھا ہے

مین نے بیخبری مین میان محمود احمد کو خلیفہ بنایا تھا، مگر اب

اُس کے عقائد بہت غلط ثابت ہوئے ہین، اِس لئے مین اُس کو خلافت سے معزول کرتا ہون۔" چنانچہ اُس اشتہار کے ضروری الفاظ یہ ہین "صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب بوجہ اپنے عقائد فاسدہ پر مُصر ہونیکے میرے نزدیک ہرگز اب اِس بات کے اہل نہین ہین کہ وہ حضرت مسیح موعود مرزا صاحب کی جماعت کے خلیفہ یا امیر ہون، اور اِس لئے مین اِس خلافت سے جو محض ارادی ہے سیاسی نہین صاحبزادہ صاحب کا اپنی طرف سے عزل کر کر عند اللہ و عند الناس اِس ذمہ داری سے بری ہوتا ہون، جو میرے سر پر تھی، اور بحکم لَا طَاعَةَ لِلْمَخْلُوقِ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ اور حسب ارشاد الٰہی قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِينَ ۝ اپنی برئت کا اعلان کرتا ہون، اور جماعت احمدیہ کو یہ اطلاع پہنچاتا ہون کہ صاحبزادہ صاحب کے یہ عقائد کہ (۱) سب اہل قبلہ کلمہ گو کافر اور خارج اسلام ہین، (۲) حضرت مسیح موعود کامل حقیقی نبی ہین، جزوی نبی یعنی محدّث نہین، (۳) اِسْمُهٗ اَحْمَدُ[1] کی پیشگوئی جناب مرزا صاحب کے لئے ہے، اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نہیں، اور اِس کو ایمانیات سے قرار دینا ایسے عقائد اسلام مین موجب ایک خطرناک فتنہ کے ہین جس کے دور کرنے کے لئے کھڑا ہو جانا ہر ایک احمدی کا فرض اولین ہی، یہ اختلاف عقائد معمولی اختلاف نہین، بلکہ اسلام کے پاک اصول پر حملہ ہے، اور مسیح موعود کی تعلیم کو بھی ترک کر دینا ہے، مین یہ بھی اپنے احباب کو اطلاع دیتا ہون کہ اِن عقائد کے باطل ہونے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرر کردہ معتمدین کی بھی کثرت رائے

[1] قرآن مجید مین ہی یاتی من بعد اسمہ احمد سورہ صف ع ۱، ۱۲

ہی، یعنی اب جو بارہ ۱۲ ممبر حضرت کے مقرر کردہ زندہ ہین ان مین سے
سات ممبر علی الاعلان ان عقائد سے بیزاری کا اظہار کر چکے ہین،
اور باقی پانچ مین بھی اغلب ہی کہ ایک صاحب ان عقائد مین
صاحبزادہ کے شامل نہین، الخ، اس پر اظہار مسرت کر کے راقم الحروف
عرض کرتا ہے کہ جب خلیفہ کو معزول اپنی بے خبری کی وجہ سے کیا تو اب امید
ہوتی ہے کہ بوجوہ ذیل مسیح موعود کو بھی اپنے عہدہ سے معزول کرین گے،

(۱) کیا مولوی صاحب اس پر غور نہ کرین گے کہ مسیح موعود کے جو برکات و علامات
حدیثون مین آئی اور مرزا صاحب نے خود بیان کیے ہین انکا ظہور مرزا صاحب کے وجود سے ہوا؟ ہرگز ہرگز
نہین ہوا، اُن حدیثون مین غور کیجئے، اور الفاظ کے معنے مین ایسی تحریف کا خیال
نہ ہے جس سے الفاظ سے امن اُٹھ جائے، اور ہر بے دین دہریہ سیرت کو قرآن
وحدیث کے الفاظ کے معنے اپنے حسب خواہ بنا کر دین کو برہم کرنے کا موقع ملے
ذرا حقیقۃ المسیح اور انجام آتھم کا صفحہ ۴۶۱ اور ایام صلح کا صفحہ ۳۶۱ ملاحظہ کر لیجئے گا

(۲) کیا کسی پر یہ پوشیدہ ہی کہ اُن کی تمام صاف پیشین گوئیان جھوٹی
ہوئین فیصلہ آسمانی، النجم الثاقب، الہامات مرزا اور اس رسالہ کے
پہلے نمبر کو ملاحظہ کیجئے کہ آپ کے مسیح موعود کے سخت مخالف نے اُن کی نسبت
پیشین گوئی کی وہ پوری ہوئی، اور آپ کے مسیح کی الہامی پیشین گوئی اُس مخالف
کے لئے پوری نہ ہوئی، اور نہ اُن کے سامنے وہ ہلاک ہوا، اور نہ اُس پر کوئی عذاب
آیا، کیا یہ اُن کے جھوٹے ہونے کے لئے کافی نہین ہے،؟ مولوی صاحب! کیا آپ
پر اور ساری دنیا پر پوشیدہ ہے کہ منکوحہ آسمانی والی پیشین گوئی کو آپ کے
مسیح نے اپنی صداقت کا کیسا عظیم الشان نشان قرار دیا تھا، اور تمام مسلمان
اور عیسائی اور ہنود کو مخاطب کر کے اُس کے ظہور کا منتظر بنایا تھا، اور پھر تمام عمر

اُس کے انتظار میں بائین بناتے رہے، اور اُس کے ظہور کا قطعی وعدہ الٰہی بتاتے رہے، اور کہتے رہے کہ سب موانعات دور ہوں گے، اور وہ عورت میرے نکاح میں ضرور آئے گی، مگر اب مولوی صاحب اور اُن کی جماعت بتائے کہ وہ حتمی وعدہ الٰہی کہان گیا؟ بھائیو! آپ کو بالضرور کہنا پڑے گا کہ وہ وعدہ الٰہی پورا نہ ہوا، اور جھوٹ کا اور وعدہ خلافی کا الزام ضرور آیا، مگر یہ بتائیے کہ یہ الزام آپ کے نزدیک خدائے قدوس پر ہے یا آپ کے مسیح پر؟ یعنی خدا تعالےٰ نے یہ جھوٹا وعدہ کیا تھا، اور مرزا صاحب کو فریب دیا تھا یا مرزا صاحب نے خدا پر افترا کیا، یا شیطانی الہام کو وہ رحمانی سمجھے، اِن تینون صورتون مین اُن کے تمام الہامات غیر معتبر ہو گئے، اور کوئی الہامی بات اُن کی لائق توجہ نہ رہی، پھر اُن کے مسیح موعود اور جزئی نبی ماننے کی کوئی وجہ نہین ہوسکتی، اِس واقعہ نے اُنھین بالیقین کاذب ثابت کر دیا، خوب سوچ کر اِس کا جواب دیجئے گا، مگر مین یقینی طور سے کہتا ہون کہ آپ اِس کا کچھ جواب نہین دے سکتے،

مرزا صاحب کے کذب کا نمونہ

(۳۱) مولوی صاحب! آپ نے صحیح حدیثون مین ملاحظہ کیا ہوگا کہ بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے راستبازی کو لازمہ ایمان اور جزو اسلام قرار دیا ہے اور صاف فرمایا ہے کہ مسلمان سے اور گناہ ہو سکتے ہین، مگر مسلمان جھوٹ نہین بولتا پھر کیا اِس ارشاد نبوی کے بموجب مرزا صاحب آپ کے مسیح اور اُن کی جماعت مسلمان ہو سکتی ہے؟ خدا سے ڈر کر اِس کا جواب دیجئے گا، مگر ہم یہان بھی کہتے ہین کہ آپ کوئی معقول جواب نہین دے سکتے، ہم آپ کے مسیح کی اور اُن کے خاص اصحاب کی دروغگوئیون کا نمونہ آپ کے سامنے پیش کرتے ہین، ملاحظہ کیجئے،

مرزا صاحب نے احمد بیگ کے داماد کے مرنے کی پیشین گوئی کی تھی کہ ڈھائی برس کے

اندر مرجائے گا، مگر وہ اس میعاد مین نہ مرا، اور لوگون نے الزام دیا کہ پیشینگوئی پوری نہ ہوئی، اُس کے جواب مین مرزا صاحب کہتے ہین کہ وہ اپنے خسر کے مرجانے سے بہت خوف زدہ ہوگیا تھا، لہذا سنت اللہ کے بموجب اس وعید کی میعاد مین تخلف ہوگیا (حاشیہ صہ ۲۹ انجام آتھم) اس قول مین مرزا صاحب کا یہ دعوی ہے کہ خوف کی وجہ سے وعید کا ٹل جانا عادت الٰہی مین داخل ہے یعنی ایسا ہی ہوا کرتا ہے مگر مولوی صاحب اگر آپ خدا تعالےٰ کو جامع صفات کمالیہ اور تمام عیوب سے پاک جانتے ہین تو مرزا صاحب کے اس قول کو کبھی سچا نہین سمجھ سکتے، اور آپ کا یہ اعتقاد ہوگا کہ خدا تعالےٰ کا وعدہ اور وعید ہرگز نہین ٹلتی، صہ ۳۱ و ۳۲ کے حاشیہ مین اپنے جھوٹ کی تائید مین لکھتے ہین، "جس حالت مین خدا اور رسول اور پہلی کتابون کی شہادتون کی نظیرین موجود ہین کہ وعید کی پیشین گوئی مین گو بظاہر کوئی بھی شرط نہ ہو تب بھی بوجہ خوف تاخیر ڈالدی جاتی ہے، تو پھر اس اجماعی عقیدہ سے محض میری عداوت کے لئے منہ پھیرنا اگر بدذاتی اور بے ایمانی نہین تو اور کیا ہے؟"

اس قول مین مرزا صاحب کے چار دعوے ہین (۱) کلام خدا یعنی قرآن شریف مین موجود ہے کہ وعید کی پیشین گوئی مین خوف کی وجہ سے تاخیر ڈالدی جاتی ہے (۲) کلام رسول یعنی حدیث مین بھی ایسا ہی آیا ہے، (۳) انبیاے سابقین کی کتابون مین بھی یہ مضمون ہے، (۴) اجماعی عقیدہ بھی ایسا ہی ہے،

اب مین کہتا ہون کہ ہر ایک ذی علم جانتا ہے اور جان سکتا ہے کہ یہ چارون دعوے محض غلط ہین، کلام خدا اور کلام رسول مین یہ بیان ہرگز نہین ہے کہ وعید الٰہی کسی وجہ سے ٹل جاتی ہے، اگر کہین ہو تو مولوی احسن صاحب دکھائین، مگر ہم کہتے ہین کہ نہین دکھا سکتے، **فیصلہ آسمانی** حصہ ۳ مین متعدد آیات سے قطعاً ثابت کر دیا ہے کہ وعید الٰہی ہرگز نہین ٹلتی، اور ایسے غلط مسئلہ پر اجماع ہو کب

ایک معتبر عالم کا بھی یہ قول نہین ہے، اور یقینی طور سے مرزا صاحب کے یہ چار جھوٹ ہین اور چھ جھوٹ اور بھی ملاحظہ کر لیجئے، انجام اتھم کے صـ۲۲۳ مین احمد بیگ کے داماد کے مرنے کی نسبت لکھتے ہین،

"بلکہ اصل امر بر حال خود قائم ست و ہیچکس با حیلۂ خود او را رد نتوان کرد، و این تقدیر از خدائے بزرگ تقدیر مبرم است، و عنقریب وقت آن خواہد آمد پس قسم آن خدائے کہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم را برائے ما مبعوث فرمود و او را بہترین مخلوقات گردانید کہ این حق است، و عنقریب خواہی دید، و من این را برائے صدق خود یا کذب خود معیار میگردانم، و من نہ گفتم الا بعد از آنکہ از رب خود خبر دادہ شد"

اس قول مین چھ جھوٹ ہین (۱) اصل امر بر حال خود قائم ست" محض غلط اپنے حال پر ہرگز قائم نہین ہی، بلکہ جھوٹ ثابت ہوا، (۲) ہیچکس با حیلۂ خود او را رد نتوان کرد، یعنی احمد بیگ کے داماد کی موت کو کوئی روک نہین سکتا، محض غلط، مسلمانون نے اس کی درازی عمر کی دعا کی اللہ نے قبول کی، اس لئے مرزا صاحب کا یہ جملہ غلط ہو گیا (۳) خدا کی طرف سے یہ تقدیر مبرم ہے اس کا جھوٹ ہونا اظہر من الشمس ہو گیا، اگر تقدیر مبرم ہوتی تو احمد بیگ کا داماد ضرور مرزا صاحب کے سامنے مرتا، حالانکہ مرزا صاحب پہلے مر گئے اور وہ ہنوز زندہ ہی، (۴) اس کا وقت عنقریب آنیوالا ہے، محض غلط عنقریب کیا مرزا صاحب کی موت تک اُسکا وقت نہ آیا، افسوس (۵) خدا کی قسم کھا کر کہتے ہین کہ احمد بیگ کے داماد کا میرے سامنے مرنا حق ہی عنقریب تو دیکھ لیگا یہ بھی جھوٹ نکلا اور مرزا صاحب کی قسم جھوٹی ثابت ہوئی (۶) مین نے وہی کہا ہی جسکی اطلاع اللہ تعالیٰ نے دی ہی جب اُس پیشینگوئی کا جھوٹا ہونا یقیناً ثابت ہو گیا تو معلوم ہوا کہ جو کچھ اُنہون نے کہا تھا وہ شیطانی وسوسہ تھا خدا کی طرف سے ہرگز نہ تھا، الغرض چھ جھوٹ یہ ہوئی اور چار پہلے کامل دس جھوٹ ہو گئے، اس کے ساتھ مرزا صاحب کی [illegible] تقدس بھی ملاحظہ کیا جائے کہ حقانی، اور راستباز حضرات کو

بدذات اور بے ایمان کہتے ہین، کیا اس مین کچھ شک ہو کہ قرآن مجید کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہو کہ خدا ے تعالے کا وعدہ، اور اُس کی وعید ہرگز نہین ٹلتی، اور توریت مین نہایت صاف طور سے مرقوم ہے کہ اگر کسی مدعی نبوت کی پیشین گوئی پوری نہ ہو تو وہ جھوٹا ہے، اس لیئے ہم کہتے ہین کہ قرآن مجید اور توریت مقدس دونون مرزا صاحب کے کاذب ہونے پر شہادت دیتے ہین۔ اب **بدذات** اور **بے ایمان** کون ہوا؟ مولوی صاحب انصاف سے فرمائین، اس کے سوا مرزا صاحب کی کذب بیانی آئندہ کسی نمبر مین ملاحظہ کیجئے گا، آپ کے ہم مشرب مرزا صاحب کے صحابی **خواجہ کمال** صاحب کی صدق بیانی کا نمونہ **ہدیہ عیدیہ** حصہ اول کے صہ ۲۱ وغیرہ مین ملاحظہ کیجئے، اُس مین اُن کے کذب کا معائنہ کرا دیا ہے، اور اُس کے دوسرے حصہ مین اور زیادہ آپ دیکھین گے، اگر آپ نے خواجہ صاحب کا رسالہ **صحیفہ اخفیہ** کا صہ ۳۰-۳۱ دیکھا ہوگا تو معلوم کیا ہوگا کہ خواجہ صاحب اپنے مرشد کے رسول ہونے کو قرآن مجید سے ثابت کرتے ہین، اور اُن کے منکر کو جہنمی ٹھہراتے ہین، اور اب ناواقفون کے روبرو اس سے انکار کر رہے ہین، کیا صداقت کا مقتضا یہی ہے، ؟

(صحیفہ محمدیہ کا پانچوان مضمون،)

مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپوری زائی کی کمال رسوائی
اور فاش شکست

حضرات ناظرین نے ملاحظہ کیا کہ اس مختصر رسالہ مین مسیح قادیان کا جھوٹا ہونا کئی

طریقون سے ثابت کر دیا گیا، غضب ہو کہ مرزا صاحب کے علانیہ جھوٹ دیکھائی گئے اور ایک دو نہین بلکہ مرزائی جھوٹون کا انبار ہے، تعلیم یافتہ حضرات اس پر غور نہین کرتے کہ دانشمندان یورپ نے قانون پاس کر دیا ہی کہ جس گواہ کا ایک جھوٹ بھی ثابت ہو جائے پھر اُس کا کوئی بیان قابل اعتبار نہین، اور یہ وہ امر ہے کہ کبھی منسوخ نہین ہوتا مگر مرزائی حضرات ایسے جھوٹ کے فرلفیتہ ہین کہ سینکڑون جھوٹ بولنے کے بعد بھی سچا ہی جانتے ہین، مگر کسی سچے اور اہل حق کے سامنے آنے کی مجال نہین ہے، یہان سے قادیان اور حیدرآباد تک کوئی مرزائی سامنے نہین آیا، عنقریب مناظرہ کا چیلنج تمام مرزائیون کو دیا گیا، حیدرآباد مین تقسیم ہوا مگر صدائے برنخاست، البتہ موضع پورنی ضلع بھاگلپور مین ایک بڑے قادیانی اور مولنا عبدالشکور صاحب سے اتفاقیہ مناظرہ ہوگیا، اُس کی مختصر کیفیت درج ذیل ہے،

یہ مناظرہ عبرت کا بہترین سبق ہے، اگر اب بھی کسی کو مرزا غلام احمد قادیانی کے تا حق ہونے مین شبہہ ہو تو سوا خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ[1] کے کیا کہا جائے، برادرانِ من! خدا کے لئے انصاف کرو، روز جزا سے کچھ تو ڈرو، اگر فی الواقعی تمنے مرزا کو برسرِ حق سمجھکر قبول کیا تھا تو اب حق ظاہر ہو جانے کے بعد جبکہ تم نے اپنی آنکھون سے اپنے ایک مستند عالم کا مناظرہ مین مغلوب و مبہوت ہونا دیکھا تو لازم ہے کہ توبہ کرو، اور اس دام فریب سے نکل کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظلِ رحمت مین آجاؤ، ورنہ قیامت کے روز پچتاؤ گے، قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْہِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَاءَنِیْ ترجمہ جس دن کہ ظالم اپنے ہاتھ (افسوس مین) کاٹے گا، اور کہے گا، کہ

[1] اُن کے دلون پر خدا نے مُہر لگادی ۱۲

اے کاش، مین نے رسول کی پیروی کی ہوتی، اے کاش، مین نے فلان شخص سے دوستی نہ کی ہوتی، اس نے مجھے ذکر سے بعد اس کے کہ وہ مجھ تک پہونچ چکا تھا گمراہ کر دیا،

اگر تمکو یہ خیال ہو کہ جن باتون کا جواب دینے سے مولوی عبدالماجد صاحب جو تمہارے مانے ہوئے اور مستند پیشوا ہین عاجز ہے، شاید اُن باتون کا جواب کوئی دوسرا شخص دے سکے تو تم کو قسم ہے اُس کی جس کو تم سب سے زیادہ مانتے ہو کہ اس دوسرے شخص کو ہمارے سامنے لاؤ، اور صرف اس قدر ثابت کرادو کہ جو حالات تمہارے مرزا کے ہین اِن حالات کا شخص شرعًا یا عقلًا اچھا آدمی کہا جاسکتا ہے، اور بزرگی اور مرتبہ نبوت تو بہت بڑی بات ہی، هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ،

اس مناظرہ کی مفصل روئداد آئندہ انشاء اللہ ہدیہ ناظرین ہوگی جس مین مولوی عبدالماجد اور جناب مولانا محمد عبدالشکور صاحب کی پر لطف تحریرین اور پھر طرفین کی بالمشافہ تقریرین جو تقریبًا چار گھنٹہ مجمع عام مین بمقام پوربنی ضلع بھاگلپور خود مولوی عبدالماجد صاحب کے مکان پر ہوئین تفصیل آپ دیکھین گے اس وقت خلاصہ کارروائی اطلاع شائقین کے لئے شائع کی جاتی ہے،

یہ تو غالبًا آپ کو معلوم ہے کہ سال بھر سے جناب مولانا محمد عبدالشکور صاحب کوشش کر رہے تھے کہ مولوی عبدالماجد صاحب سامنے آکر حق و باطل کا فیصلہ کرلین، اور وہ اب تک ٹالتے رہے، طرح طرح کے حیلہ بہانہ نکالتے رہے، لیکن آخر تقدیر الٰہی سے نہ بھاگ سکے، اور ۱۰- مارچ ۱۹۱۷ء کو ان پر وہ وقت آگیا جس سے وہ بچنا چاہتے تھے،

واقعہ یہ ہے کہ ہم مسلمانان پوربنی نے اپنے یہان ایک مذہبی جلسہ کیا، اور

اور اس کا اعلان دیا، مولوی عبد الماجد صاحب ایسے موقعہ پر چھیڑنے سے کب باز رہ سکتے تھے، عوراً انہون نے بھی اپنے یہان ایک جلسہ کا اشتہار دے دیا، اور اس مین ہمارے جلسہ اور ہمارے اعلان پر نارواتعریضات کین، گو حق پوشی کی نیت سے انہون نے اپنے جلسہ کا وقت نہین ظاہر کیا مگر ہم لوگون نے بہ نیت اظہار حق مولوی صاحب موصوف کو اطلاع دی کہ نہ آپ خود ہمارے یہان تشریف لاتے ہین، نہ ہم کو بلاتے ہین، لہذا اب ہم لوگ آپ کے جلسہ مین حاضر ہوتے ہین، بحث کے لئے تیار ہو جائیے، اس اطلاع کے بعد ہم لوگ ان کے جلسہ مین پہنچ گئے حاضرین جلسہ کی تعداد معقول تھی، اور دونون طرف کے لوگ تھے، مولوی عبد الماجد صاحب سے گفتگو ہوئی، شرائط مناظرہ اور تجویز حکم کی بحث مین مولوی عبد الماجد صاحب کسی پہلو پر قائم نہین ہوئے، ہر فریق کے لوگون نے مولوی صاحب کی باطل پرستی کا اچھی طرح احساس کیا، بالآخر جناب مولانا محمد عبد الشکور صاحب نے کہا کہ مین بغیر کسی شرط کے جس طرح آپ چاہین اور جہان فرمائین آپ سے بحث کرنے کے لئے آمادہ ہون، مولوی عبد الماجد صاحب کی پریشانی اس وقت قابل دید تھی، ہر طرف سے راہ فرار مسدود پاکر بادل ناخواستہ ان کو منظور کرنا پڑا اور دوسرے دن بتاریخ ۱۰- مارچ ۱۹۱۷ء بعد مغرب انھین کے مکان پر بحث طے پا گئی،

اب سنئے کہ حق کے سامنے باطل کس طرح سرنگون ہوا؟

وقت مقررہ پر ہم اور ہمارے علماء مولوی عبد الماجد صاحب کے مکان پر پہنچ گئے، مجمع معقول تھا، نہ صرف پورنیہ بلکہ بھاگلپور، چمپانگر اور بیرہ پور وغیرہ کے مسلمان بھی تھے، مرزائی صاحبان مین بھی شاید ہی کوئی شریک جلسہ نہ ہو، جناب مولوی علاء الدین صاحب وکیل جو مسلمان ہین لیکن مولوی عبد الماجد صاحب سے بھی ان کے تعلقات ہین، وہ مولوی عبد الماجد صاحب کے شاگرد بھی

ہین، دوست بھی ہین، صدر مجلس مقرر ہوئے، مولوی عبدالماجد صاحب کا سب سے پہلا
اصرار[1] یہ ہوا کہ جناب مولوی محمد عبدالشکور صاحب کو دوسرے علماء زبانی یا تحریری
کسی قسم کا مشورہ نہ دین، حتی کہ کتابون کی عبارات محولہ کے نکالنے مین بھی کوئی
ان کی مدد نہ کرے، قطع عذر کے لئے ان کی یہ شرط بھی مان لی گئی اور بحث شروع ہوئی
(۱) جناب مولانا محمد عبدالشکور صاحب نے ایک مختصر خطبہ حمد وصلوٰۃ پڑھکر
دس منٹ مین اپنی تقریر ختم کردی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب
قادیانی نے اپنے نبی ورسول ہونے کا، بلکہ افضل الانبیا ہونے کا دعوے
کیا ہے، بعض انبیاء پر تو صراحتہً اپنی فضیلت بیان کی ہے، اور بعض پر اشارۃً
لیکن مرزا صاحب کے حالات واوصاف پر نظر ڈالنے سے ہر ذی عقل سمجھ سکتا ہے
کہ یہ حالات جس شخص کے ہون شریعت اسلامیہ اس کو اچھا آدمی سمجھنے اور کہنے کی
بھی اجازت نہین دیتی، نبوت ورسالت تو بڑی چیز ہے منجملہ ان حالات واوصاف
کے نمونہ کے طور پر اس وقت دو صفتین مرزا صاحب کی بیان کی جاتی ہین،
اول یہ کہ مرزا صاحب نے خدا کے پیغمبرون کی بے حد توہین کی ہے،
دوم یہ کہ مرزا صاحب جھوٹ بہت بولتے تھے، یہ دونون صفتین مرزا صاحب
کی خود انھین کی تصانیف سے پڑھ کر سنائی گئین، اور مولوی عبدالماجد صاحب
کو دیکھنے کے لئے اور حوالہ کی تصدیق کرنے کے لئے وہ کتابین دے دی گئین،
(۲) بجواب اس کے مولوی عبدالماجد صاحب نے کھڑے ہوکر ایک گھنٹہ دس
منٹ تقریر کی جس مین بہت سی باتین خارج از بحث شامل تھین، اصل بحث کے
متعلق صرف اس قدر فرمایا کہ مرزا صاحب کی نیت توہین انبیاء کی نہ تھی، اور ان
توہین آمیز الفاظ کا استعمال انہون نے الزامی طور پر کیا ہے، مرزا صاحب کے
جھوٹ بولنے کا جواب یہ دیا کہ اور انبیاء کا جھوٹ بھی ثابت ہے، حضرت ابراہیم کے

[1] یہ اصرار نہایت روشن کرتا ہے کہ مولوی صاحب کو اظہار حق منظور نہین ہے بلکہ اپنا راز کھل جانے سے ڈرتے ہین ۱۲

متعلق ایک حدیث کا حوالہ دیا، اور حضرت یونسؑ کے متعلق دعوے کیا کہ قرآن مجید
مین ہے کہ ان کی پیشین گوئی ٹل گئی، بڑی پُر لطف بات یہ کہی کہ خدا خود اپنی بات
ٹال دیتا ہے، اور اپنے کلام مین جو شرطین بر وقت نہین ذکر کرتا بعد مین بڑھا دیتا ہے
اس کو ہم کیا کرین، بھائیو جس مذہب مین خدا پر ایسے الزام ہون وہ سچا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہین،

(۳) جناب مولوی محمد عبدالشکور صاحب نے بجواب اس کے پچیس منٹ تقریر کی
اور یہ دکھلایا کہ مولوی عبدالماجد صاحب نے بجائے اس کے کہ مرزا صاحب کی برأت
کرتے انکا جرم اور زیادہ سنگین کر دیا، کیونکہ مولوی عبدالماجد صاحب نے مرزا صاحب
کی ایک عبارت پڑھی جسمین یہ مضمون تھا کہ مسیح علیہ السلام نے قابل نفرت اور مکروہ
افعال کا ارتکاب خدا کے حکم سے کیا جس سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب نے خدا کی بھی
توہین کی اور خدا کو قابل نفرت اور مکروہ کامون کا حکم دینے والا کہا، معاذ اللہ منہ
توہینی الفاظ کا الزامی نہ ہونا بھی خود مرزا کے کلام سے ثابت کر دیا، توہین کی نیت
نہ ہونے کا بھی شافی جواب دیا، حضرت ابراہیم اور حضرت یونس کے قصہ کا تو ایسا
جواب دیا کہ مولوی عبدالماجد صاحب گھبرا گئے، جس وقت اُن سے مطالبہ کیا گیا
ہے کہ حضرت یونس کے متعلق قرآن کا حوالہ آپ نے دیا ہے، قرآن مین انکی پیشینگوئی
کا ٹل جانا دکھا دیجئے، اُس وقت عجب حالت تھی، مولوی عبدالماجد صاحب سے
قرآن کی آیت تک نہین پڑھی گئی، حاضرین سے پوچھتے تھے کہ تذکرہ یونس کی آیت
کسی کو یاد ہو تو بتلائے، جناب مولانا محمد عبدالشکور صاحب نے یہ آیت پڑھی
وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا، تو مولوی عبدالماجد صاحب فرماتے ہین
کہ ذوالنون کے تذکرہ کی نہین، حضرت یونس کے تذکرہ کی آیت مین چاہتا ہون،
جناب مولانا نے فرمایا کہ ذوالنون حضرت یونس علیہ السلام ہی کا لقب ہے غرض
قرآن مجید مین نہ دکھا سکے، اور اِن کی اس دلیری کا کہ قرآن کا غلط حوالہ دیتے ہوئے

اُنھون نے کچھ باک نہ کیا، تمام جلسہ نے اِسکا اعتراف کیا،

(۴) اِس کے بعد مولوی عبدالماجد صاحب نے کھڑے ہوکر ایک گھنٹہ بارہ منٹ تقریر کی، تقریر کیا تھی دفع الوقتی تھی، مگر بدحواسی کے ساتھ،

(۵) اِس کے بعد جناب مولٰنا محمد عبدالشکور صاحب نے تین منٹ تقریر کی یہ وہی تقریر تھی جس نے مولوی عبدالماجد صاحب سے مکابرہ کی طاقت بھی سلب کرلی، اور اُنھون نے صاف الفاظ مین بیساختہ کہدیا کہ مین تو مناظرہ کے لئے تیار نہ تھا، میری تو یہ حالت ہوئی کہ "طفل بمکتب نمیرود و ملے بخندش"، جناب مولوی محمد عبدالشکور صاحب نے اپنی تقریر کا اثر لوگون پر ڈال دیا، مین پہلے ہی جانتا تھا کہ میری تقریر کا اثر کسی پر نہ پڑے گا، اب مین مناظرہ نہ کرونگا، قادیان سے عالم بلاکر تاریخ مقرر کرکے مناظرہ کرون گا، اِسی گفتگو پر جلسہ برخاست ہوا،

صاحبو! سمجھو کہ مولوی عبدالماجد صاحب کو حق پرستی سے کچھ بھی لگاؤ ہوتا تو ضرور اُس وقت وہ توبہ کرتے، مگر یہ بڑے لوگون کا کام ہے، وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (خدا جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے) خدا کی حجت پورا کرنے کیلئے دوسرے روز مولوی عبدالماجد صاحب کو یہ پیام بھی بھیجا گیا کہ مرزا غلام احمد صاحب کے متعلق تو کافی بحث ہوچکی ہے، اب حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات و ممات پر بحث کر لیجئے، اگرچہ اِس بحث سے مرزا صاحب کو کوئی فائدہ نہین پہونچ سکتا، کیونکہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات مان بھی لی جائے تو اِس سے مرزا صاحب کا دعوٰے ثابت نہیں ہوسکتا، نہ وہ عہدہ اِن کو مِل سکتا ہے، ؎

کس نہ آید بزیر سایۂ بوم ٭ ور ہما از جہان شود معدوم

بہت کچھ اُن سے کہا گیا کہ یہ مسئلہ تو آپ لوگون کا مشق کیا ہوا ہے، اور آپ

جاہلون کے سامنے تو بڑے بڑے دعوے کیا کرتے ہین، آؤ اس پر بحث کرلو، مگر مولوی عبدالماجد صاحب نے سامنے آنے کی جرأت نہ کی،

علماے اسلام نے اپنا کام پورا کردیا، اور پورینی دبھاگلپور وغیرہ کے مرزائیون کو اچھی طرح مرزا صاحب کی حقیقت معلوم ہوگئی، آئندہ اونھین اختیار ہے، والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ، اس تحریر مین جو کچھ لکھا گیا وہ نہایت صحیح ہے، مین نے اپنی آنکھون سے اِن باتون کا مشاہدہ کیا ہے، اور مولوی عبدالماجد مرزائی بھاگلپوری پر جو بہت اللہ کفر کی حالت دوران گفتگو مین طاری ہوئی تھی اُس کو حاضرین جلسہ کے ہر خاص و عام نے مشاہدہ کیا ہے، کتبہ **محمد ن المدعو بسہول** غفر اللہ عثمانی حنفی ساکن پورینی وغیرہ حاضرین جلسہ جن کے نام مشتہر ہوچکے ہین،

مرزائی احمدی آگاہ ہوجائین

آپ کی خیرخواہی کیلئے خانقاہ رحمانیہ مونگیر سے مرزا صاحب کی حالت کے بیانمین چالیس سے زیادہ رسائل نکل چکے اور نکل رہے ہین، آپکے بڑے اُنکے جواب سے عاجز ہین مگر آپکو دام فریب مین رکھنے کیلئے اِن رسالون کے دیکھنے سے روکتے ہین اور کہدیتے ہین کہ واہی تباہی اعتراض ہین لائق توجہ نہین ہین کبھی کہتے ہین کہ محض جھوٹ بولا ہے افترا کیا ہے کسیوقت محض غلط اور بیہودہ طور سے اعتراض کا جواب دیتے ہین مین کہتا ہون کہ اِن رسالون مین امور ذیل لکھے گئے ہین، فاتح قادیان سلمہ اللہ المنان کے مقابلہ سے مرزا صاحب کا عاجز اور جھوٹا ہونا، ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کے مقابلہ مین مرزا صاحب کا ذلیل و جھوٹا ہونا، اپنے بڑے بھائی کے جواب سے عاجز رہنا اور جھوٹا ثابت ہونا، حضرت مسیح کے چار بھائی ہین حقیقی بتانا اور اُنھین یوسف نجار اور مریم کی اولاد کہنا انبیا کی سخت توہین بتحقیقی طور سے، مرزا صاحب کی نسبت عبرتناک خواب، فرشتہ قادیان کا خلیفہ قادیانکو معزول کرنا، مرزا صاحب کے کذب کا نمونہ، **اب** مین تمام جماعت احمدیہ سے کہتا ہون کہ اُن مضامین سے اگر ایک مضمون کو بھی جھوٹا اور غلط مجمع عام مین ثابت کردی تو مین **پانسو روپیہ** اُسی وقت دونگا اور اگر ایسا نکر سکے تو مین آپ سے گمراہی سے توبہ کرنیکی دعوت دیتا ہون

حاصل بیان

(خادم العلما والحکما **محمد یعقوب** مونگیری)

ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ